رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

جلد ۱ - ۲۰ - اگست ۱۹۱۳ء مطابق ۱۶ رمضان المبارک ۱۳۳۱ھ بروز بدھ نمبر ۱

مدینۃ المسیح

ایوانِ خلافت حضرت خلیفۃ المسیح بخیر وعافیت ہیں۔ ۱۳ و ۱۴ - اگست کو حضور کی طبیعت ناساز ہو گئی۔ مگر درس میں ناغہ نہیں ہونے دیا۔ آج ۱۴ پارے ختم ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس مبارک وجود پر اپنے بیش از بیش فضل نظر فرمائے۔ حضور نہ صرف ہمیں ایک پارہ ترجمہ وتفسیر کے سُناتے ہیں۔ بلکہ مستورات میں بھی حسب معمول درس قرآن اور درس بخاری دیتے ہیں۔ قرآن شریف ستائیسواں پارہ اور بخاری گیارہویں پارہ تک +

ایک اہم سوال کا جواب حضور کی خدمت میں کسی صاحب نے سوال کیا۔ کہ مسلمانوں میں بہت سے فرقے ہیں اور ہر ایک اپنے آپ کو حق پر سمجھتا ہے پس غیر مسلموں میں تبلیغ کس اسلام کی ہو۔ فرمایا۔ کہ **اصول اسلام** کی پہلے انھیں اللہ تعالیٰ منواؤ۔ ملائکہ۔ کتب۔ رسل۔ یوم الاخر۔ قدر خیرہ وشرہ۔ بعث بعد الموت۔ اب کسی نے یہ سمجھا کہ سب فرقے مسلمان ہی ہیں اور احمدی وغیر احمدی میں کچھ فرق نہیں۔ اس لئے حضور نے پھر ایک بسیط تقریر فرمائی۔ کہ جن لوگوں کے دلوں میں گند بھرا ہوتا ہے وہ ایک پاک بات کو بھی اپنے مطلب کی بنا لیتے ہیں۔ میری کل کی بات پر یہ کہنا کہ مرزا کے منکر بھی موحد مسلمان ہیں۔ اور اس پر جاء الحق وزھق الباطل۔ پڑھنا ٹھیک نہیں۔ کیونکہ اس شخص نے ان احمدیوں کو جو غیر احمدیوں کو مسلمان نہیں سمجھتے۔ باطل ٹھیرایا ہے۔ اور اس طرح خود اپنے اس عقیدے پر کہ سب فرقے مسلمان ہیں۔ ایک زد کی ہے میں نے ہرگز نہیں کہا کہ سب مسلمان ہیں اور ایک ہیں۔ میں تو اعمال کو بھی جزو ایمان سمجھتا ہوں۔ اور میں نے اس قسم کے مدعیان اسلام دیکھے ہیں۔ جو نمازوں کے قائل نہیں۔ کتنے ایسے ہیں جو نماز نہیں پڑھتے بعض زکوٰۃ قطعاً نہیں دیتے صحابہؓ نے تو زکوٰۃ نہ دینے والوں کو قتل کیا ہے۔ ایک جنٹلمین کی ملاقات مجھ سے ریل میں ہوئی۔ اُس نے کہا اسلام میں تفرقہ نہیں چاہیئے۔ مرزا صاحب نے تفرقہ ڈالا ہی۔ باتوں میں اس نے کہا کہ یہ ملاں جو ہیں۔ انکو نکالدینا چاہیئے۔ یہی فسادی ہیں پھر گدی نشینوں کو سخت سُست کہا۔ پھر انکے متبعین کو۔ میں نے کہا ہم نے تو شیرازہ بگاڑا۔ مگر آپ نے اچھا مستحکم باندھا۔ مرزا نے تو اسلام کے بکھرے ہوئے ورق اکٹھے کئے ہیں +

(۳) مسلمانوں پر اسوقت سب مصائب نازل ہو رہے ہیں۔ بارہ سلطنتیں میری آنکھوں کے سامنے انھوں نے چھینوائی ہیں۔ تو کیا ابھی یہ مومن کے مومن ہیں؟ مومن کی نسبت تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قد افلح المومنون مومن تو ہر جگہ فتحمند ہوتا ہے۔ مومن تو کسی خدا کے بھیجے ہوئے کا انکار نہیں کرتا۔ میں اس شخص کو اس آیت کی طرف کرتا ہوں۔ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَكْفُرُ بِبَعْضٍ وَّيُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَّخِذُوْا بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ حَقًّا ۚ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۔ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَلَمْ يُفَرِّقُوْا بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اُولٰٓئِكَ سَوْفَ يُؤْتِيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۔

اہل بیت نبوی صاحبزادگان والاتبار خوش وخرم ہیں۔ صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کے اہل بیت لدھیانہ گئے ہیں۔ (۲) نواب صاحب کے لڑکے اور ماسٹر محمد دین صاحب بی اے بھی ساتھ ہیں +

متفرقات قیام رمضان کا قرآن مجید مسجد اقصےٰ میں ۱۶ پارے۔ مسجد مبارک میں سترہ پارے۔ ایوان خلافت میں ۱۷ پارے ختم ہوئے ہیں + چوہدری حاکم علی صاحب اپنا مکان پختہ بنوا رہے ہیں + دور الضعفاء کی کو ٹھیا قریب الاختتام ہے موسم میں گرمی بہت ہے۔ اس ہفتے اور بہت سے مہمان آئے۔ کل ۵۶۸ آدمی کا کھانا پکتا ہے + مولوی محمد علی صاحب ناحال مری ہیں + مولانا احسن صاحب کے خطوط امروہہ سے خیریت کے آتے ہیں + ایک بزار پر قادیان میں مقدمہ دائر ہے اس نے اپنے قرضخواہ کو تجارت کا کپڑا قرض میں دیدیا۔ وہ گٹھے لیکر رات کے وقت گیا صبح اسے معلوم ہوا کہ

ضیاء الاسلام پریس قادیان میں صاحبزادہ میرزا محمود احمد صاحب پروپرائیٹر وپرنٹر وپبلشر کے حکم سے چھپ کر شائع ہوا +

جنگ بلقان

بلغاریہ کا بھی ایک اعلان پڑھا گیا کہ روس و آسٹریا کے مطالبہ استحقاق نظرثانی نے بلغاریہ کو اس اُمید سے معاہدہ پر دستخط کرنے پر آمادہ کیا ہے کہ دول اس کی حالت کو بہتر بنانے میں ساعی ہونگی۔ بخارسٹ کے معاہدہ مصالحت بالخصوص کوالا کی ملکیت و تصرف کے بارہ میں دول کا اختلاف فرانس و روسی اخبارات نے ہویدا کیا ہے۔

بلغاریہ کوالا کے متعلق اپنے دعاوی سے دست بردار ہو گیا ہے بنابریں معاہدہ صلح پر ریشتہ کو دستخط ہو گئے۔ نیز بیان ہوا ہے کہ اس کے ساتھ ہی رومانیا سپاہ کو طلب کرنا شروع کردیگا۔

معاہدہ صلح پر آج صبح دستخط ہو گئے۔

جنگ میں رومانیا میں پانچ آدمی مارے گئے

یونانی اخبارات بادۂ مسرت سے مخمور ہو کر وفاداری کے ترانے گا رہے ہیں اور شاہ کنسٹنٹائن کو "پر جلال فتاح بادشاہ" کے خطاب سے مخاطب کرتے ہیں۔

طبی کانگرس لنڈن میں ڈاکٹر کٹا ساٹو (ڈیلیگیٹ جاپان) نے جاپان میں انسداد پلیگ کے وسائل کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ تمام تحقیقاتوں سے تاریخ اس بارہ میں متفق ہیں کہ چوہا ناک پلیگ کی اشاعت کا باعث ہوتے ہیں۔

دول یورپ کے جداگانہ نوٹوں کے جواب میں ترکی نے ظاہر کیا ہے کہ اس نے لنڈن میں قلمبند شدہ تحریر (معاہدہ) کی پابندی کی کوشش کی تھی مگر بلغاریہ مظالم جو مسلمانوں پر کئے گئے انہوں نے اسے بقیہ مسلمانوں کو بچانے پر مجبور کر دیا۔

چونکہ اب یہ بات بہت کچھ ظاہر ہو چکی ہے کہ معاہدہ بخارسٹ کی نظرثانی نہوگی۔ لہذا صوفیہ (بلغاریہ) کے اخبارات کا لہجہ بدرجہ غایت تلخ و مایوسی انگیز ہو گیا ہے۔ معاہدہ کو ایسے جور و تشدد سے جس کا بخارسٹ میں ارتکاب ہوا ہے کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اخبارات مذکورہ کے خیال میں موجودہ امن بدنظمی کو قائم و دائم رکھنے کا موجب ہوگا۔ اور زیادہ عرصہ گذرنے سے پیشتر مقدونیہ کی سرزمین پھر خون سے لالہ رنگ ہو جائیگی۔

رومانیا نے ایک آدمی کے نقصان کے بغیر اتنا بڑا جدید علاقہ حاصل کر لیا ہے جو اس کی زیادہ سے زیادہ توقعات سے بھی بڑھ کر ہے۔ اور اسے بلقانی ریاستوں پر فوقیت و اقتدار حاصل ہو گیا۔ قیصر جرمنی و شاہ چارلس (رومانیا) کے باہمی تاروں سے معلوم ہوتا ہے کہ رومانیا نے ابتداء سے آخر تک جرمنی کے ایماء کے مطابق کارروائی کی اور جرمنی اسکا معاون و مددگار رہا۔

فرانس کے اخبارات کو اُمید ہے کہ یہ صلح قطعی ہو گئی۔

البانیوں اور سربیوں میں سخت جنگ و جدل کی خبر موصول ہوئی ہے قبائل ہوتی و گروداما نٹی نگرو سے لڑنے کی تیاریاں کر رہے ہیں کیونکہ وہ اپنے علاقہ کا مانٹی نگرو سے الحاق پسند نہیں کرتے

ہندوستان کی خبریں

چشمدید کیفیت - بقول صاحب ایڈیٹر مسلم گزٹ لکھنؤ جو خود جلسہ عیدگاہ کانپور میں موجود تھے وسط عیدگاہ میں سٹیج کے گرد متولیان مسجد علماء تھے سٹیج پر سیاہ جھنڈوں پر کلمہ طیبہ بحروف جلی و سفید مرقوم تھا۔ سٹیج کے قریب ہی ایک مسلمان "فریاد خدایا" وغیرہ الفاظ کا تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد درد بھرے لہجہ میں اعادہ کرتا تھا۔ صدہا مسلمان چشم پُرنم تھے۔ مولانا عبدالرزاق کے صدر جلسہ ہونے پر ایک نے فارسی اشعار پڑھے۔ پھر اردو میں مسجد کا مرثیہ پڑھا گیا۔ دو بچوں کے درد انگیز لہجہ کی وجہ سے حاضرین بغایت متاثر ہوئے مسٹر ہدایت حسین بیرسٹر اور دو متولیان مسجد حافظ محمد ہاشم و حافظ احمد اللہ نے پرجوش تقریریں کیں۔ مولانا آزاد سبحانی کی تقریر کے بعد جلسہ برخاست ہو گیا۔ متولیوں اور مولانا نے مسلمانوں کو قانون سے انحراف کا کوئی مشورہ نہیں دیا مگر حاضرین میں جوش ضرور تھا۔ جب مختلف غول مختلف رستوں سے مکانوں کو جانے لگے تو چند کابلی افغان مسجد مچھلی بازار کیطرف روانہ ہوئے وہاں عالم خود رفتگی میں منہدم شدہ حصے کو دوبارہ تعمیر کرنے لگے۔ عیدگاہ میں متولیوں کی تقریر گو پرجوش ہو مگر انھوں نے صراحتہً یا کنایتہً مسلمانوں کو منہدمہ دیوار مسجد کو دوبارہ بنانے کی تحریک نہیں کی۔ بلکہ صاف الفاظ میں حاضرین کو صبر و سکون کی نصیحت کرتے رہے۔

حاجیوں کے جہازوں کی روانگی مولوی عبداللہ احمد صاحب محافظ حجاج بمبئی سے اطلاع دیتے ہیں کہ ٹرنر ماریسن کمپنی سے خبر ملی ہے کہ اُن کا جہاز نیرینا ۱۲۔ اگست ۱۳ء کو جدہ کیطرف جائیگا۔ نرخ ٹکٹ حسب ذیل ہے۔ تھرڈ ۔ سیکنڈ کلاس ۔ فرسٹ کلاس ۔ عرب کمپنی کا بدری جہاز ۲۰۔ اگست ۱۹۱۳ء بمبئی سے روانہ ہوگا شرح ٹکٹ اس کی یہ ہے تھرڈ ۔ سالون ۔ تخفیف شدہ سیکنڈ کلاس ۔

کڈاپہ کے حملہ میں سزا - کڈاپہ کے مقدمہ حملہ میں مسٹر رسرڈ ڈسٹرکٹ ٹریفک سپرنٹنڈنٹ مدراس و جنوبی مرہٹہ ریلوے ارکونام کو ایک ہندوستانی کو زدوکوب کرنے کے جرم میں ۳ سو روپے جرمانہ کی سزا ہوئی - جس میں ۱۵۰ روپیہ مستغیث کو بطور ہرجہ دیئے جائینگے۔

سکول ہوا بازی - مسٹر مانٹیگو نے ہوس آف کامنز میں بجٹ ہند پر بحث کرتے ہوئے کہا کہ ہوا بازی کا ایک سکول سیتاپور میں چار افسروں اور ۲۔ آلات پرواز کے ساتھ قائم کیا جائیگا۔ افسران مذکور کے نام شائع ہو گئے ہیں یہ وہی ہیں جو کچھ عرصہ پیشتر ہوا بازی کا فن سیکھنے انگلستان بھیجے گئے تھے۔

مین پوری کے مقدمہ سازش میں دو برہمنوں کو بجرم اعانت ڈیڑھ سال قید سخت کی سزا ہوئی

مسلمان انجنیری میں اول امسال رڑکی کالج کے امتحان اسسٹنٹ انجنیری میں ظہیر الدین احمد فریدی نام ایک مسلمان طالب علم اول رہا ہے۔

حیدر آباد میں وائسرائے - اُمید لگائی جاتی ہے کہ حضور والٰی ہز ایکسلنسی وائسرائے بہادر آئندہ ماہ اکتوبر کے وسط میں حیدر آباد دکن تشریف لے جائینگے۔

شکستگی لائن وادی ستلج کی ریلوے لائن جو دیہ و چھبڑا کے مابین ٹوٹ گئی جہاں سے مسافروں کا ادھر اُدھر لیجانا محال ہے۔ یہاں کا تار مظہر ہے کہ ۸۰ فٹ لائن کے نیچے سے مٹی بہ گئی ہے اور لائن ۱۰ فٹ پانی پر معلق ہے۔ مسافروں کی آمد و رفت کا انتظام کیا جا رہا ہے ۴۸ گھنٹوں میں لائن کامل طور پر کھل جانے کی توقع کی جاتی ہے۔

وزیراعظم تبت وزیراعظم تبت جو زیاٹنگ میں مقیم تھے اور چینی سفیر کے آنے میں تعویق سے پریشان ہو رہا ہے اُس نے اپنے بعض ساتھی وطن کو واپس بھیج دیئے ہیں۔

دلیرانہ ڈکیتی - ٹنڈو باگو (حیدر آباد سندھ) میں ۱۰ اگست کی شب کو دس بارہ ڈاکو بندوقوں اور تلواروں سے مسلح ایک متمول مسلمان کے گھر میں داخل ہو کر ۴ ہزار روپیہ سے زائد کا مال لے گئے۔ دو آدمی ہلاک اور ایک زخمی ہوا پولیس ڈاکوؤں کی تلاش میں ہے۔

مسودہ آبکاری پنجاب کے مسودہ آبکاری پر غور کرنے کے لئے سیلیکٹ کمیٹی کا اجلاس ۱۸۔ اگست ۱۹۱۳ء کو شملہ میں ہوگا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

الفضل

قادیان ۔ بروز بدھ ۔ ۲۰ ۔ اگست سنہ ۱۹۱۳ء

ایڈیٹر زمیندار کی کاروائی

احمدی جماعت ہوشیار رہے

"یہ مضمون حضرت خلیفۃ المسیح کی اجازت سے شائع کیا جاتا ہے امید ہے کہ ایڈیٹر صاحب زمیندار اور انکی قماش کے اور لوگ اس کو پڑھ کر احمدی جماعت کے خیالات کو غلط پیرایہ میں بیان کرنے سے پرہیز کریں گے ۔ ایڈیٹر"

ایڈیٹر زمیندار جسکو ہم پیسہ اخبار سے ۳ پر شمار کرسکتے ہیں ان کے دعوے تو اور ہیں مگر عمل اور ۔ ہمارے بہت سے احباب زمیندار پڑھتے اور خریدتے ہیں ۔ انکی اشاعت کرتے ہیں ۔ وہ ذرا انکی تحریروں کو نکالکر دیکھیں اور پڑھیں ۔ جو وہ ابتداء میں لکھتے رہے ہیں کہ کس طرح انھوں نے سلسلہ کے خلاف زہر اگلا ہے اور نہ صرف مخالفت کی ہے بلکہ ایسے طریق سے مخالفت کی ہے کہ ایک شریف احمدی ان تحریروں کو پڑھنا بھی گوارا نہیں کرسکتا ٭

ہمارا خیال تھا کہ شاید ایڈیٹر صاحب زمیندار اپنی نئی اور موجودہ پوزیشن میں اپنی پرانی خو کو ترک کرچکے ہونگے اور جس ذمہ داری کے جوئے کو انھوں نے اپنی گردن پر اٹھایا ہے اسکے لحاظ سے اپنی سابقہ روش میں تبدیلی کرینگے لیکن افسوس ہے کہ یہ خیال غلط نکلا ۔ انھوں نے احمدی جماعت کے امام کی ایک تحریر ایسے ناجائز طور سے استعمال کی ہے کہ جس سے احمدی جماعت کی پچیس سالہ کوششوں کو ملیامیٹ کرنے کی کوشش کی ہے ۔ ہم مانتے ہیں کہ بظاہر الفاظ نرم استعمال کئے گئے ہیں اور ظاہری لباس خوشنما پہنایا گیا ہے لیکن حضرت خلیفۃ المسیح کے اس خط کو جو آپ نے ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کے ایک خط کے جواب میں لکھا تھا اور جو پیغام صلح میں چھپ چکا ہے انھوں نے ایسے معنے کئے ہیں کہ جن سے حضرت مسیح موعود کی ان تمام تحریروں کی تردید ہوتی ہے جو آپ وقتاً فوقتاً شائع کرتے رہے ہیں ۔ حالانکہ یہ خیال کرنا بھی گناہ ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح کوئی ایسی بات بیان کرینگے جو حضرت مسیح موعود کے فتوے کے صریحاً خلاف ہو ۔ ایڈیٹر صاحب زمیندار نے اپنے مضمون سے نہ صرف احمدیوں کی مسلمہ وفاداری گورنمنٹ پر الزام لگایا ہے بلکہ اسکے علاوہ حضرت خلیفۃ المسیح کیطرف وہ بات منسوب کی ہے جو آپ نے قطعاً بیان نہیں فرمائی ٭

جس وقت حضرت خلیفۃ المسیح نے وہ تحریر جو زمیندار نے شائع کی ہے لکھی تھی ۔ اردو اخبارات میں واقعہ کانپور کے حالات شائع نہ ہوئے تھے ۔ صرف ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب نے ٹریبون اخبار ارسال کیا تھا ۔ جو انگریزی زبان کا پرچہ ہے اور جسے حضرت خلیفۃ المسیح نے میرے پاس بھیجدیا تھا ۔ اُس وقت تک محض افواہوں کی بنا پر حضرت خلیفۃ المسیح کو یہ اطلاع دیگئی تھی ۔ کہ مسلمان مسجد کے پاس جاکر صرف دیوار چننے لگے تھے کہ ڈپٹی کمشنر صاحب نے آکر بے تحاشہ فائر کا حکم دیا ۔ اور غریب مسلمان بے خبری میں ہی مارے گئے پولیس کا کوئی آدمی زخمی نہیں ہوا ۔ لیکن بعد میں ٹریبون کا ہی ترجمہ میں نے آپکی خدمت میں پیش کردیا تھا ۔ جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ مجمع کو منتشر ہونے کا صریح حکم دیا گیا تھا ۔ اور بہت کوشش کے بعد جب لوگوں نے نہ مانا تو فائر کئے گئے ۔ اور یہ بھی لکھا تھا کہ کئی پولیسمین بھی زخمی ہوئے لیکن یہ تحریر اس وقت آپ کو ملی جب آپ تحریر منقولہ زمیندار لکھ کر دے چکے تھے ۔ پس اس میں جو کچھ لکھا گیا ہے وہ ان واقعات کی بنا پر ہے جو آپ کے آگے پیش کئے گئے ٭

لیکن میں یہ کہتا ہوں کہ ان الفاظ میں ہے ہی کیا ۔ ان سے تو صریح وفاداری کا حکم پایا جاتا ہے اگر حضرت خلیفۃ المسیح نے کانپور کے کلکٹر کی کارروائی کو کسیقدر جلدبازی پر مبنی قرار دیا ہے تو اس سے تو احمدی جماعت کے امام کی اور بھی وفاداری ثابت ہوتی ہے کہ وہ حکام کا قصور مانکر پھر حکم دیتا ہے کہ باوجود انکی سختی کے **ہم تمہیں اجازت نہیں دیتے کہ تم ان کے خلاف آواز اُٹھاؤ** ۔ بلکہ حکام کی جلدبازی تمہاری اپنی ہی شرارتوں کا نتیجہ تھا کذٰلک نولی بعض الظالمین بعضاً ۔ یہ تعلیم تو کمال وفاداری کی ہے پھر یہ کہنا کہ "مسلمانوں کے ایک بہت بڑے گروہ کے مقتدا نے جس کی وفادارانہ روش مسلمانان ہند کے عام طرز عمل کا ایک دلآویز عکس ہے کانپور کے ہنگامۂ محشر سے متاثر ہونے کے بعد کن خیالات کا اظہار کیا ہے" گویا یہ بتانا ہے کہ یہ واقعہ ایسا خطرناک ہے ۔ کہ مسلمانوں کے ایک نہایت وفادار گروہ کے مقتدا پر بھی اثر ڈالے بغیر نہیں رہا ۔ حضرت خلیفۃ المسیح تو صریح فرماتے ہیں کہ رسول کریم نے مکہ والوں کی شرارتوں کے جواب میں یہ کیا کہ وہاں سے چلے گئے پس اگر کوئی گورنمنٹ برطانیہ کو ظالم خیال کرے تو اس ملک کو چھوڑ دے نہ کہ اسکے خلاف شور مچائے ۔ چنانچہ آپ کے استمزاج سے احمدی جماعت کو آگاہ کردیا گیا ہے کہ اس موقعہ پر ان کا کیا فرض ہے ایڈیٹر صاحب زمیندار چاہیں تو الفضل میں اس مضمون کو پڑھ لیں ٭

مگر باوجود ایسے صاف ارشاد کے ایڈیٹر صاحب زمیندار لکھتے ہیں کہ یہ فتوٰی بالکل مولوی عبدالباری صاحب فرنگی محل کے فتوٰی سے ملتا ہے حالانکہ بقول ہمعصر سول اینڈ ملٹری نیوز لدھیانہ " مولانا عبدالباری صاحب نے گورنمنٹ کی کارروائی پر سخت نکتہ چینی کرکے مسلمانوں کو نصیحت کی کہ مذہبی معاملات میں اپنی جان کی کچھ پروا نہ کیا کریں ۔ کیا اس فتوے اور اس فتوے کے ایک ہی معنے ہیں جو حضرت خلیفۃ المسیح نے دیا ہے ٭

اگر ایڈیٹر صاحب زمیندار کو حضرت سے اتنی ارادت تھی ۔ تو آپ نے کیوں اس فتوٰی کو نقل نہ کیا ۔ جو الفضل میں شائع ہوا تھا معلوم ہوتا ہے کہ جو عبارت توڑ مروڑ کر اپنے مطلب کی بن سکتی تھی ۔ اس کو نقل کردیا ۔ تاکہ اپنے ساتھ ہی احمدیوں کی وفادار جماعت کو بھی بدنام کیا جائے ۔ لیکن اللہ تعالےٰ چاہے تو حضرت مسیح موعود کے وفادار خادم جب تک زندہ ہیں ۔ مخالف اپنی ان کارروائیوں میں کامیاب نہیں ہوسکتے ٭

گورنمنٹ انگریزی کے متعلق

حضرت مسیح موعودؑ کا ارشاد

حضرت مسیح موعودؑ نے ۲ ۔ فروری سنہ ۱۹۰۲ء کو جماعت کے لوگوں کو اکٹھا کرکے ایک تقریر فرمائی تھی ۔ ہم اس تقریر سے کچھ اقتباسات درج ذیل کرتے ہیں ۔ تاکہ جماعت کو اپنا فرض یاد آجائے ۔ اور اسے معلوم ہو کہ اس کا امام گورنمنٹ کے ساتھ کس قسم کا تعلق رکھنے کا حکم دے گیا ہے ۔ آپ نے سورۂ والناس پڑھکر تقریر فرمائی ۔ اور دوران تقریر میں فرمایا :- صفحہ ۲۶ ۔ ۳ ۔ ۳۱ (روئداد جلسہ)

یہ ترتیب خدا نے اس لئے اختیار فرمائی ہے تاکہ انسان کو پہلے واقعات پر آگاہ کرے ۔ کہ جس طرح شیطان نے خدا کی اطاعت سے انسان کو فریب دیکر روگرداں کیا ۔ ویسے ہی وہ کسی وقت ملک وقت کی اطاعت سے بھی عاصی اور روگرداں نہ کرادے ۔ یوں انسان ہر وقت اپنے نفس کے ارادوں اور منصوبوں کی جانچ پڑتال کرتا رہے کہ مجھ میں ملک وقت کی اطاعت کسقدر ہے اور کوشش کرتا رہے اور خدا تعالیٰ سے دُعا مانگتا رہے کہ کسی رخنہ سے شیطان اُس میں داخل نہ ہوجائے ٭ **میرے نزدیک وہ بڑا سیاہ دل ہے جسے گورنمنٹ کی دکھ اپنے دکھ معلوم نہیں ہوتے** ٭ ہم یہ باتیں کسی صلہ یا انعام کیخاطر نہیں کرتے ۔ ہم کو صلہ اور انعام اور دنیوی خطابات سے کیا غرض ۔ ہماری نیات کو علیم خدا خوب جانتا ہے کہ ہمارا کام محض اسکے لیے اور اُسی کے امر سے ہے ۔ اُس نے ہم کو تعلیم دی ہے کہ محسن کا شکر کرو ۔ ہم اس شکرگذاری میں اپنے مولیٰ کریم کی اطاعت کرتے ہیں ۔ اور

مذکرات

طوفان نوح تو مان لیا - مگر نوح وقت کو کیوں نہیں مانتے

زمیندار لکھتا ہے بردوان میں نمونۂ طوفان نوح کی اہمیت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ تین سو سے زیادہ مواضع بالکل بہ گئے ہیں۔ اور جان و مال کا بے حد نقصان ہوا ہے لوگوں نے دو روز درختوں اور چھتوں پر بارش اور فاقہ کشی کی حالت میں گذارے ہیں۔ دور افتادہ دیہات کی بابت ابھی کچھ معلوم نہیں × × بردوان کے علاوہ امتا۔ ترکیشور اور دریائے دمودر کے دیگر ساحلی مقامات اور جھیریا کی کا ہلائے کوئلہ میں بھی سخت سیلاب آیا ہے + اسی طرح دریائے گنگا کی طغیانی سے بنگال اور نارتھ ویسٹرن ریلوے لائن نیگوا رچک اور ڈھگوارا کے درمیان ۱۷ میل پر ٹوٹ گئی ہے۔ آمد و رفت کا سلسلہ منقطع ہو گیا ہے + ابو بیر یا سب ڈویژن کا ایک حصہ تختہ آب بنگیا ہے اور قریبًا پانچسو دیہات پر سیلاب کی زد پڑتی ہے +

غرض وہاں کے لوگ چیخ اُٹھے ہیں اور سب نے مان لیا ہے کہ یہ طوفان نوح تھا طوفان کو دیکھ لیا۔ اب اس نوح کی تلاش کریں جس نے بہت پہلے فرمایا تھا۔ ؎

سونے والو جلد جاگو یہ نہ وقتِ خواب ہے

جو خبر دی وحی حق نے اس سے دل بیتاب ہے

پھر فرمایا۔ ع وقت اب نزدیک ہے آیا کھڑا سیلاب ہے۔

فوجی گوروں کی کارروائیاں

ہوڑہ سٹیشن کے ریڈنگ روم میں ایک بندوق چلنے کی آواز آئی۔ اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر دوڑ آگیا کیا دیکھتا ہے کہ ایک گورہ ہاتھ میں فوجی رائفل لئے کمرہ میں لیٹا ہے۔ اس نے جھٹ رائفل کا منہ اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر صاحب کیطرف کر دیا جبہ وہ بیچارہ بھاگا۔ اور ایک پاخانہ میں گھس کر اپنی جان بچائی۔ تمام سٹیشن میں کھلبلی پڑ گئی۔ کیونکہ متواتر گولیوں کی بارش ہو رہی تھی۔ خدا کا شکر ہے کہ یہ گولیاں چھت کیطرف چلائی جاتی تھیں جب ہزار دقت اسے گرفتار کیا گیا تو آپ نے ارشاد کیا۔ میرا ارادہ کسی کو ہلاک کرنے کا نہ تھا۔ بلکہ میرا مطلب صرف یہ تھا۔ کہ گولیوں کی آواز سن کر مسافروں کی کیا کیفیت ہوتی ہے +

دوم مدراس **گانٹا کل** ایک ریلوے سٹیشن کا ذکر ہے کہ ایک غریب عورت جنگل میں اپنی نوجوان لڑکی کے ساتھ لکڑیاں چن رہی تھی اسوقت دو گورے بھی مصروف شکار تھے۔ انکی توجہ اس لڑکی کیطرف ہوئی۔ غریب عورت اپنی لڑکی کو لیکر ایک گمٹی میں جا چھپی۔ مگر گوروں نے تعاقب کیا۔ اس گمٹی کے دربان نے اندر جانے سے روکا۔ اور اپنی جان کو انکی عصمت بچانے کی کوشش میں نثار کر دیا۔ بندوق کی آواز پر لوگ امداد کے لئے پہنچ گئے +

یہ واقعات جتلاتے ہیں کہ فوج میں اخلاقی تعلیم و روحانی تہذیب کی بہت ضرورت ہے +

انگلستان کا پریس

ایک مکان کے لئے لنڈن کا لارڈ میئر اپیل کرتا ہے مگر کچھ شنوائی نہیں۔ آخر مایوس ہو کر وہ یہ ارادہ ملتوی کر دیتا ہے۔ مگر ٹائمز ہندرہ دن کے اندر اندر نوے ہزار پونڈ جمع کر دیتا ہے۔ ادھر ہمارا ہندوستانی پریس جسے اپنی ہی جان کے لالے پڑے ہیں۔ اور اسے اپنی ہستی قائم رکھنے کے لئے آئے دن اپیل شائع کرنی پڑتی ہے مگر کچھ شنوائی نہیں ہوتی +

پولیس اور اقبال ملزمین

(نائب وزیر ہند (مسٹر مانٹیگو) نے ۱۰ اگست کو لنڈن میں تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ:-

(۱) ملزم ایسی صورت میں زیر حراست رہنے دیا جائے گا کہ پولیس اسکے لئے نہایت معقول وجوہ پیش کرے۔ اگر ملزم کے زیر حراست رکھنے کا یہ مطلب ہو۔ کہ اس کا بیان تصدیق کیا جائے تو ملزم مجسٹریٹ کی حراست میں رکھا جائے گا۔ اور یہ حراست تا بامکان نہایت مختصر ہو گی +

(۲) اگر کوئی ملزم اقبالی بیان کے لئے پیش کیا جائے اور وہ لیا بیان دینے سے انکار کرے۔ تو دوبارہ ہرگز ہرگز پولیس کی حراست میں نہ دیا جائے +

(۳) اس امر کی کوشش کیجائیگی کہ اقبالی بیان بلا حکم ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ یا اس وقت تک قلمبند نہ کیا جائے جب تک کہ ملزم چند گھنٹہ تک پولیس کے پنجوں سے باہر نہ رہ چکا ہو +

(۴) اقبالی بیان کھلی عدالت میں اور عدالت کے اوقات میں کیا جائیگا۔ مگر پولیس کی موجودگی کی اجازت ہو گی۔ اور اقبالی بیان بند کرنے والا مجسٹریٹ ان صحیح اسباب کے معلوم کرنے کی کوشش کرے گا جو اقبال جرم کا باعث ہوئے ہیں۔ وہ ملزم کا اقبالی بیان مع ان وجوہ کے قلمبند کرے گا جن کی بنا پر یہ بیان اسے مستند معلوم ہوا۔ اور ملزم کو پولیس کے قبضے سے نکالنے میں جو احتیاطی تدابیر کیگئیں انھیں بھی حوالۂ قلم کرے گا +

ان تجاویز کے عملی صورت میں آنے پر بہت سے مفید نتائج کے ظہور کی امید ہے +

گو بعض اوقات مجرموں کا پتہ لگانا۔ اور ان سے اقرار کروانا بھی بہت مشکل ہو گا +

ہم کیا سے کیا بنگئے

مغلیہ سلطنت تباہی کے آخری کنارے پر تھی۔ اسکی شان و شوکت مٹ چکی تھی۔ تو اسوقت بھی بادشاہ (جو کمپنی کا وظیفہ خوار تھا) کے رعب و داب اور غرور سطوت کا یہ حال تھا کہ رزیڈنٹ صاحب اور جنگی لاٹ حاضر دربار ہونے کے لئے لال پردے کے سامنے جو مجرا بجالاتے ہیں۔ جہاں بادشاہ نظر نہیں آتا۔ پھر آگے بڑھ کر جوتا اتار دینے کا حکم ہوتا ہے جنگی لاٹ صاحب نذر دینے کے لئے آگے جھکتے ہیں۔ مگر بادشاہ نظر تک نہیں اُٹھاتا۔ آخر اشارہ پاکر فرط ادب سے پچھلے قدموں پیچھے ہٹ کر باہر نکلتے ہیں۔ لیکن خدا تعالےٰ ظالم ہے ہرگز نہیں۔ اللہ تعالےٰ کسی قوم سے اپنی عطا کردہ نعمت کو نہیں ہٹاتا جبتک وہ خود اپنے آپ کو بدل کر اس کے غیر مستحق نہ بنجائیں +

زمیندار کی دھمکیاں گورنمنٹ کو

زمیندار اپنے ایک لیڈنگ آرٹیکل میں لکھ چکا ہے کہ سر جیمس میسٹن بھی گورنمنٹ کے ملازم ہیں اور ایک تحصیل کا چپڑاسی بھی ملازم ہے۔ اب لکھتا ہے۔ اگر حکام نے اپنی مسلم آزار روش میں تبدیلی نہ کی۔ تو اس کے **تلخ و ترش نتائج** کی تمام و کمال ذمہ داری افراد حکومت پر عائد ہو گی۔ وہ تلخ و ترش نتائج کیا ہیں؟ انکی تشریح غالبًا حاکم اعلےٰ کے قلم کی ایک کشش میں ہے جو زمیندار کی ہستی کو فنا کر سکتی ہے۔ حد سے بڑھنا کسی صورت میں بھی مستحسن نہیں۔

کانپور کا مقدمہ سٹرایچ مانکریف سمتھ آئی۔ سی۔ ایس سپیشل مجسٹریٹ کی عدالت میں سماعت ہونا شروع ہو گیا ہے۔ اور مسلمانوں کے بھی بہت وکلاء پہنچ گئے ہیں اور ایک لاکھ چندہ کی اپیل بھی کر دیگئی ہے اور خواجہ غلام الثقلین نے بھی گورنمنٹ صوبجات متحدہ کو اطلاع دی ہے کہ وہ حادثہ کانپور کے متعلق ایک طویل ریزولیوشن پیش کرنے والے ہیں۔ اب دیکھئے کیا ہوتا ہے +

کیتھولک عورتوں کی پاک دامنی

ایک امریکن اخبار لکھتا ہے کہ کیا وجہ ہے کہ پراٹسٹنٹ اور رومن کیتھولک مرد و عورت میں جب شادی ہوتی ہے تو اکثر مرد پراٹسٹنٹ ہوتے ہیں۔ اور عورتیں رومن کیتھولک۔ پھر وہ آپ ہی جواب دیتا ہے کہ چونکہ کیتھولک عورتیں نیک و پارسا ہوتی ہیں اس لئے پراٹسٹنٹ مرد انھیں پسند کرتے ہیں۔ کرسچین انٹیلیجنسر اس پر بہت ناراض ہے اسکے خیال میں رومن کیتھولک عورتوں کو دوسروں پر کچھ فضیلت نہیں۔ ہمارے خیال میں بعض کیتھولک خانقاہوں کے حالات پر کیتھولک دعویٰ بالکل باطل معلوم ہوتا ہے +

مصر میں روئی کی کثرت

یکم ستمبر سے اب تک باسٹھ لاکھ اٹھائیس ہزار نو سو تیرہ قنطار روئی۔ بلاد اجنبیہ کو جاچکی ہے۔ جسمیں سے سوا لاکھ کے قریب امریکہ اور اکیس لاکھ کے قریب انگلستان گئی ہے۔ مگر یہ چنداں خوشی کی بات نہیں کیونکہ بقول لارڈ کچنر۔ مصر ایک زراعتی ملک ہے اسمیں بکثرت صنعت و حرفت نہیں وہ روئی باہر بھیجکر اپنی ضروریات بہم پہنچاتا ہے۔ کپڑے دیا سلائی

اور دیگر اشیاء ممالک خارجہ سے آتے ہیں - گویا روئی سے اگر مصری کچھ منافع حاصل کرتے ہیں - تو کپڑا خرید کر اس سے ڈبل ادا کرتے ہیں +

ہندوستانی تجارت پر ایک ولایتی حملہ

ولایت کے تاجر کوئی نہ کوئی ایسی بات سوچتے رہتے ہیں جس سے ہندی تجارت فروغ نہ پا سکے - کچھ عرصہ ہوا کہ مزدوروں کے کام کرنے کا وقت کم کرا دیا تھا - تاکہ ہمارے کارخانے آرڈر سپلائی نہ کر سکیں - اب امریکہ نے یہ قانون بنایا ہے کہ چودہ سال سے کم عمر کے بچوں کا ہاتھ جن چیزوں کے بنانے میں لگے گا - ان کو امریکہ میں داخل نہیں ہونے دیا جائیگا بظاہر یہ قانون بہت ضروری معلوم ہوتا ہے - مگر اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ بنگالہ میں سن کے کارخانے گھاٹے میں رہیں گے - کیونکہ ان میں بیس ہزار بچے چودہ سال سے کم عمر کے کام کرتے ہیں - اور ان میں سے سن کی بوریاں لاکھوں روپے کی امریکہ میں جاتی ہیں +

خوش مائیں

امریکہ کے لوگ بھی غضب کرتے ہیں انکی ہر بات میں جدت ہے وہاں ایک بچوں کی کلب بنی ہے جس کا نام ہے خوش ماؤں کی کلب - اس میں مائیں نہیں بلکہ بچے شامل ہیں - اور وہ سب ملکر ایک جگہ جمع ہوتے ہیں اور بتاتے ہیں کہ انھوں نے اپنی ماؤں کے آرام کے لئے کیا کام کیا ہے اور ہر روز کوئی نہ کوئی گھر کا کام کر کے اپنی ماؤں کی رضا حاصل کرتے ہیں - بے شک امریکہ کے لئے یہ ایک جدت کا کام ہے - مگر ہندوستان کے گھروں میں دیکھیں تو اکثر حصہ کام کا بچے ہی کرتے ہیں - اگر غربا کے ہاں اس دستور کو ترک کر دیا جائے تو ان کے کام ہی رک جائیں - بچہ کھلانا تو گویا بڑی بہنوں کا فرض ہے +

ایک پادری فضل کا منکر

عیسائی تو اپنی نجات "فضل" سے مانتے ہیں مگر تعجب ہے کہ نور افشاں کو فضل سے نقار ہے ہم نے کسی گزشتہ اشاعت میں مسلمانوں کو چند نصیحتیں کی تھیں - اور غیر قوموں کی بعض کوششوں سے غیرت دلائی تھی اس پر پادری صلیب پرست صاحب بہت خوش ہوئے ہیں اور مسلمانوں کو بہت حقیر سمجھا ہے اور انکے گلے میں حبائل الشیطان ڈالے ہیں - میرے خیال میں پادری صاحب کے لئے تفاخر کا کچھ مقام نہیں - کیونکہ حال میں تیس نامور اور ذی اثر ڈاکٹروں نے ایک دردناک اپیل کی ہے اور پبلک کو کفارہ کے نتائج آتشک و سوزاک کے نہایت سرعت کے ساتھ بڑھنے کیطرف توجہ دلائی ہے - وہ لکھتے ہیں کہ صرف لنڈن ہی میں ہر سال چالیس ہزار نئے مرد و عورت ان موذی امراض کا شکار ہوتے ہیں - اور باقی ملک میں ہر سال ایک لاکھ تیس ہزار انسان اس بلا میں گرفتار ہوتا ہے - اس بڑھتی ہوئی تعداد کے مقابلہ میں بیشک مسلمان ہزیمت یافتہ ہیں - اور انھیں اپنی شکست اقرار ہے +

دجّال کا احیاء

احادیث میں ایک ایسے گروہ کی خبر - خدا کے رسول نے دی ہے - جو مُردے کو زندہ کرے گا - حقیقی مُردہ تو کبھی زندہ نہیں ہو سکتا - کیونکہ یہ کام خاصۂ الوہیت ہے - ہاں موت کی حد تک پہنچے ہوئے لوگوں کا احیاء ممکن ہے چنانچہ حال کا ذکر ہے کہ پیرس میں ایک عورت موٹر کار کے نیچے آگئی - اسکے دل کا بایاں حصہ پھٹ گیا - جس سے دل اور نبض کی حرکت بند ہو گئی اور وہ مر گئی - مگر ایک ڈاکٹر نے جس کا نام بوچن ہے جھٹ وہ ۳ - انچ لمبا زخم سی دیا - اور اسکے اندر خارجی طور پر سیرم داخل کی جس سے ۵ منٹ کے بعد وہ عورت زندہ ہو گئی +

تپ دق کا علاج

کھلی ہوا اور صاف مکان میسر نہ آنے اور پھر شدید محنت اور پھیپھڑوں کی کمزوری کی وجہ سے ہر سال بہت سے نوجوان ہلاک ہوتے رہتے ہیں - ایک صاحب لکھتے ہیں کہ لمبے کدو کا ایک ٹکڑا لیکر اسے خوب کوٹا جائے - اور اس کا ایک اونس پانی ہر روز پینے سے ایک ماہ تک یہ مرض کافور ہو جائیگا - اہل حاجت تجربہ کر کے اطلاع دیں +

محنتی عورت

مسز الیفنٹ ولایت کی ایک مشہور مصنفہ ہے اس نے اپنی تصانیف کی وجہ لکھی ہے کہ اس کا خاوند جوانی ہی میں مر گیا - اور سب گھر کا خرچ اسکے سر پر آپڑا لیکن بجائے گھبرانے کے اُس نے ہمت و استقلال سے کام کرنا شروع کیا - اور اپنی ضروریات کو مہیا کرنے کے لئے لکھنا شروع کیا - اور نہایت محنت سے کام کر کے - دو بیٹوں کو آکسفورڈ کالج میں پڑھایا - ایک بھتیجے سے ہندوستان کی سول سروس کا امتحان دلوایا دو بھتیجیوں کو جرمن میں تعلیم دلوائی - اور ایک بیمار بھائی کی سالہا سال تک خبرگیری کی - وہ کہتی ہیں " کام کی شدت اور فکر کی کثرت کی وجہ سے مجھے سینکڑوں مواقع پیش آئے کہ میں بالکل چور ہو جاتی لیکن میں نے ہمت نہیں ہاری - صحت اور بیماری کے دن برابر ایک دوسرے کے بعد آتے رہے لیکن میں سالہا سال تک اپنا کام کرتی رہی " اس محنت کا نتیجہ یہ ہوا کہ آج وہ تمام انگریزی بولنے والی دُنیا میں مشہور و ممتاز ہیں - مسلمانوں کی تاریخ اس سے بڑھ کر درخشاں مثالیں پیش کر سکتی ہے - لیکن افسوس کہ ہماری خوبیاں غیر لے گئے اور انکی برائیاں ہم میں آگئی ہیں - انا للہ و انا الیہ راجعون +

غیر مسلموں میں طلاق کا رواج

اسلام کے جسقدر احکام ہیں - نہایت مصلحت و دور اندیشی پر مبنی ہیں - جس قوم نے اسکے کسی حکم کو برا سمجھا ہے - وہ سخت بدی میں گرفتار ہو گئی ہے - مسئلہ شفاعت کا انکار کیا مگر خود کفارہ پرست بن گئے - کثرت ازدواج کو بُرا سمجھا تو عیاشی میں ایسے پڑے کہ اب خود الامان پکار اٹھے ہیں - اسی طرح مسئلہ طلاق ہی پہلے پہلے اسے نہایت مضر سمجھتے رہے ہیں - مگر جب مشکلات پیش آئے تو خانگی پیچیدگیوں سے تنگ ہو کر جا و بیجا طلاق میں ایسے بڑھے کہ ایک سال کے اندر برطانیہ میں دس ہزار - جرمنی میں سولہ ہزار - فرانس میں پینتالیس ہزار - امریکہ میں تنتیس ہزار - اور روس میں ڈیڑھ لاکھ طلاق عمل میں آئے - اب ہندوؤں کی مشہور ریاست میسور کے اراکین نے یہ تجویز پیش کی ہے - ہندوؤں میں رسم طلاق کو جاری کیا جائے بعض نادان اسکی مخالفت کرتے - مگر آخر انھیں حالات مجبور کر دینگے کہ وہ اسلام کے اعلےٰ قانون کے سامنے اپنا سر تسلیم خم کریں +

ایک بے خوف ایڈیٹر

اس زمانہ میں جبکہ خاص اغراض و مقاصد کے ماتحت دُنیا راستی اور حق پرستی کو چھوڑ بیٹھی ہے - یہ دیکھ کر بہت خوشی ہوئی ہے کہ بعض لوگ ایسے بھی پائے جاتے ہیں جو حق و راستی کی خاطر ملامت کی بالکل پروا نہیں کرتے - واقعہ کانپور کے متعلق الفضل میں جو کچھ لکھا گیا تھا - اصلاح کی غرض سے لکھا گیا تھا لیکن تمام ہندوستان کے اخبارات نے عام رائے سے ڈر کر ہماری تردید و مخالفت کی - لیکن باوجود عام رائے کی مخالفت کے ایڈیٹر صاحب ملت نے وہی طریق اختیار کیا - جو الفضل میں ہم نے کیا تھا اور ابتدا سے آخر تک اصلاح کی پالیسی کو ہاتھ سے نہیں جانے دیا - مگر افسوس ہے کہ ہندوستان میں ایسے اخبارات کی بہت کمی ہے +

روپیہ رکھنے کے طریق

امریکہ میں مختلف ممالک سے آبادی کیلئے لوگ آتے ہیں - اور سب کے مزاج - طبیعتیں اور طریق عمل مختلف ہوتے ہیں - حال میں امریکہ کے اخبار نگار و رڈ نے مختلف ممالک کے لوگوں کے روپیہ رکھنے کے طریق لکھے ہیں +

وہ لکھتا ہے بہت سے انگریز نو آباد کار ایک چھوٹی سی ڈبیہ میں روپیہ رکھتے ہیں جو ایک زنجیر سے لگی ہوئی ہوتی ہے اور اسے گھڑی کی طرح جیب میں رکھتے ہیں +

آئرلینڈ کے باشندے ہمیشہ ایک کینوس بیگ پاس رکھتے ہیں اور اسمیں نوٹ و روپیہ رکھتے ہیں - آئرلینڈ کی لڑکیاں اسکے خلاف اپنے لباس میں روپیہ سی لیتی ہیں +

جرمن اپنا روپیہ ایک پیٹی میں رکھتے ہیں - جو کمر سے باندھی ہوئی ہوتی ہے اور غریب سے غریب آدمی بھی ایک قیمتی پیٹی رکھتا ہے +

فرانسیسی ایک چھوٹی پینیل کی تکی میں روپیہ رکھتے ہیں +

اکثر اٹیلین ایک بڑی ٹین کی نلکی رسی یا زنجیر سے باندھ کر گلے میں باندھ چھوڑتے ہیں اور اس میں اپنا روپیہ رکھتے ہیں +

سویڈن و ناروے کے باشندے ایک بڑی پاکٹ بک میں روپیہ رکھتے ہیں جو اتنی بڑی ہوتی ہے کہ اسکے چمڑہ سے ایک فل بوٹ کا جوڑا بنجائے + بلغاری اور ہنگری والے اپنا روپیہ اپنے لمبے بوٹوں میں رکھتے ہیں +

اتحادیوں کی کارروائیاں

ترکوں میں جو پارٹی برسرحکومت ہے اس کے بارے میں وطن کا ایک نامہ نگار لکھتا ہے کہ یہ لوگ علاقہ فلسطین (جسمیں۔ قدس۔ عکا۔ نابلس ہیں اور جسکی آبادی میں نو لاکھ مسلمان ہیں۔ اور جسے صلاح الدین ایوبی کے زمانے میں عربوں نے پانچ لاکھ جانیں کٹوا کر صلیبی حملوں سے بچایا تھا) کو یہودیوں کے ہاتھ بیچ دینا چاہتے ہیں۔ تاکہ وہ ضربت علیہم الذلۃ والمسکنۃ کی مصداق قوم جس کی نسبت الا بحبل من اللہ وحبل من الناس کی پیشگوئی قرآن مجید میں موجود ہے۔ وہاں اپنی سلطنت قائم کرے۔ اور مصر و شام کا اتصال رک جائے اور یوں عربوں کا زور گھٹ جائے +

پھر یہ لوگ حجاز ریلوے نہیں بننے دیتے۔ اور مکہ سے مدینہ اور مکہ سے جدہ تک ریلوے کو روک دیا۔ تاکہ ممالک عرب میں آزادی و ترقی کے سامان نہ ہو جائیں +

یہ لوگ چاہتے ہیں کہ عرب ہماری غلامانہ ماتحتی میں رہیں (۲) عربوں کو تباہ و کمزور کرکے ترکوں میں ملا دیا جائے۔ (۳) ان پر جبر و قہر سے حکومت ہو۔ (۴) یہ کوئی ترقی نہ کر سکیں +

عرب ان کے اس ارادے کو سمجھ گئے ہیں۔ اس لئے وہ الگ حکومت قائم کرنے کی فکر میں لگے ہیں۔ گو ان کا یہ خیال بھی تباہی ڈھانیوالا ہے۔ مگر یہ ضرور ہے کہ ایسا ہوتا تاکہ خدا کی باتیں پوری ہو جائیں +

مسلمانوں کا مصنوعی جوش

مسلمانوں میں آجکل جوش تو بہت ہے مگر افسوس ہے کہ اسمیں اخلاص و صواب نہیں۔ کراچی میں ایک چبوترا پر ریلوے حکام نے تصرف کرنا چاہا۔ فوراً ۱۰۰ اخباروں کو ٹیلیگرام دئیے گئے دوسرے روز چبوترا ٹھیک کروا دیا گیا +

امرتسر میں لوئی لنسٹیبل ڈپٹی کمشنر کے بنگلہ پر متعین تھا۔ صبح قرآن شریف پڑھ رہا تھا۔ اس کو دس یوم کی دلیس کی سزا ملی۔ شاید اس لئے کہ کسی فرض منصبی میں کوتاہی کی ہوگی۔ مگر قرآن خوانی کی پاداش میں یہ سزا بتائی جاکر جوش پھیلا رہے ہیں۔ کاش کبھی مسلمان یہ بھی غور کریں۔ کہ ان میں سے کتنے نماز پڑھتے ہیں۔ اور کتنے قرآن پر عامل ہیں +

بلغاوری مظالم

فرانسیسی انجمن کیتھلک کے پریسیڈنٹ پادری نے بلغاوری مظالم کے سلسلہ میں بتایا ہے کہ نشوف سردار بلغاریاں کے آدمیوں نے سالونیکا کے سات سو اشخاص کو ایک مسجد میں داخل کیا۔ اور انکی عورتوں و بچوں کو ایسی جگہ کھڑا کیا۔ کہ انھیں اپنے رشتہ دار نظر آسکیں پھر تین گولے پھینکے۔ جب وہ کارگر نہ آئے تو آگ سے سب کو جلا دیا۔ یہ کپکپا دینے والا نظارہ دکھلا کر بندوق کی گولیوں سے عورتوں اور بچوں کو بھی ہلاک کر دیا +

اسی طرح برایانو کے سینکڑوں مسلمان مردوں اور عورتوں کو قتل کرکے کنوؤں میں پھینک دیا +

خیر بلغاریوں کو بھی خدا نے خوب سزا دلوائی ہے۔ اگر وہ سمجھیں ان کے اعمال کو ان پر حسرت کرکے دکھانا ہے +

پنجاب کی زرعی رپورٹ

ماہ جولائی میں خوب بارش ہوئی ہے۔ موسم کی جو حالت ہے اس سے زیادہ پر امید و خوشگوار کیا ہوگی۔ البتہ ٹڈی دل کے نمودار ہونے کا اندیشہ ہے کئی اضلاع میں اس نے انڈے بھی دئے ہیں۔ ابھی سے کوشش ہونی چاہیئے۔ تاکہ انکے بچے دو تین ماہ تک بڑے ہو کر فصلوں کو نقصان نہ پہنچا سکیں۔ امسال کپاس کو بھی کیڑے سے نقصان پہنچنے کا اندیشہ نہیں۔ ضلع لائل پور میں زیادہ تر امریکن کپاس کاشت کی گئی ہے +

فونوگراف سے بائیسکوپ تعلیم

آسٹریا کے دارالسلطنت میں بائیسکوپ کے ذریعے جنگی تعلیم دیجاتی ہے۔ بائیسکوپ میں میدان جنگ کا نظارہ سامنے آتا ہے۔ اور جنگی تعلیم کے فوجی امیدوار اسے دیکھتے ہیں۔ مبتدیوں کو کوچ کرنے والی پارٹی پر نشانہ لگانے کا حکم دیا جاتا ہے۔ نشانہ لگتے ہی پردہ پھٹتا ہے اور ایک روشنی نکلتی ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ نشانہ ٹھیک بیٹھ گیا۔ اسی طرح چاندماری سکھائی جاتی ہے +

ریلوے کی رپورٹ

گذشتہ سال سے چھ سو اڑسٹھ میل نئی ریلوے لائن بنی ہے۔ اب تمام لمبائی ریل کی تینتیس ہزار چار سو اڑتالیس میل ہو گئی ہے تمام ریلوے لائنوں سے پچپن کروڑ دس لاکھ تیئس ہزار سات سو ستاسی روپیہ کی آمدنی ہوئی۔ اور خرچ قریباً انتیس کروڑ۔ اور بچت۔ بعد از منہائی سود وغیرہ سوا آٹھ کروڑ کے قریب۔ جس سے ظاہر ہے کہ اس تجارت میں نقصان نہیں۔ غرض یہ ہے کہ جو پبلک کے نفع کا قصد کرتا ہے کبھی نقصان نہیں اٹھاتا۔ اور ریل کے تو سیاسی فوائد اتنے ہیں کہ انکے مقابلہ میں اگر کچھ گرہ سے بھی دیکر یہ سلسلہ جاری رکھنا پڑے تو رکھنا چاہیئے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ اس نفع سے تھرڈ کلاس مسافروں کے آرام کے اسباب بہم پہنچانے کے مسئلہ پر غور کیا جائیگا +

فریدکوٹ میں قومی اصلاحیں

یوں تو ابھی تک ولایت میں بھی بہت سی باتیں قابل اصلاح ہیں۔ چنانچہ انگلستان میں مزدوری پیشہ آدمیوں کو اول درجے کے گرجوں میں گھسنے نہیں دیتے مگر یہ دیکھ کر کہ ہندوستانی میں انگریزی تہذیب کی طفیل بہت سی اصلاحیں ہو رہی ہیں۔ بہت خوشی ہوئی ہے۔ فریدکوٹ ایک چھوٹی سی ریاست ہے۔ اسمیں کونسل نے کوشش کی ہے کہ ٹیچر تمباکو کی عادت سے قطعی کنارہ کش ہو جائیں۔ (اور شراب سے؟) لڑکی اپنے لئے خود خاوند کو انتخاب کرے تو ٹھیک ورنہ والدین لائق بر تلاش کریں۔ شادی پر برات میں ۱۵ سے زائد آدمی نہ ہوں۔ اپنے اپنے خدمتگاروں کو حق الخدمت دے جائیں۔ دلہن کے والدین لڑکی کو صرف پانچ جوڑے دیں اور داماد کو ایک پگڑی +

مشرق کو جمہوریت راس نہیں آتی

ایران کی معلن جو بلیو بک شائع ہوئی ہے وہ بتاتی ہے کہ موجودہ صورت حال کی نسبت شاہ ناصر الدین کے عہد میں ایرانی نظم و نسق بدرجہا عمدہ تھا۔ ادھر چین کا یہ حال ہے کہ تبت ہمیشہ کے لئے اسکے ہاتھ سے نکل گیا ہے۔ اور اب ناممکن ہے کہ وہ اسے ماتحت ریاست بنا سکے۔ منگولیہ بھی جدا ہی سمجھئے۔ گو روس کے ساتھ جو عہدنامہ ہوا۔ اسکے ظاہری الفاظ سے کچھ دخل پایا جائے +

اور خود چین کے اندر شمالی اور جنوبی حصوں کا قدیم تنازع بڑا ہے۔ شمالی حصہ طاقتور مرکزی گورنمنٹ کا حامی ہے اور جنوبی حصہ جمہوریت چاہتا ہے۔ جو کانٹن والوں کا نصب العین ہے۔ شاہی افواج کی یہ حالت ہے کہ انھیں اگر سرکوبی کے لئے بھیجا جائے تو وہ اپنے دشمنوں میں جا کر ملجاتی ہے۔ ساکھ یہاں تک ماری گئی ہے کہ ۲۴ فیصدی قرضہ ملتا ہے پہلے ایک علاقہ سے ۵ کروڑ ٹیل (ٹیل ۳/۴ عہ) سرکاری خزانہ میں جاتا۔ تو اب صرف ۱۵ لاکھ ٹیل۔ غرض سخت تشویش انگیز حالت ہے۔ یوآن شیہ کائی کو جنوبی علاقے کے مغلوب کرنے میں عارضی طور پر کچھ غلبہ تو پالیا ہے مگر یہ دیرپا نہیں معلوم ہوتا۔ ڈاکٹر سن یات سین نے جاپان میں جا پناہ لی ہے۔ اور عنقریب اسکے پھر سر اٹھانے کا گمان ہے +

بلاد مغربیہ میں علمی ترقی

مغربی دماغ اسوقت ترقی کی ہر راہ کو طے کرنیکی فکر میں لگا ہوا ہے۔ علوم جدیدہ نے انسان کے آرام و آسایش کے لئے جو سامان پیدا کر دیئے ہیں۔ ان سے اب دنیا ناواقف نہیں ہے۔ ہزاروں آدمی ہیں جو ہر وقت اسی فکر میں لگے رہتے ہیں کہ کسی طرح بنی نوع انسان کی علمی ترقی کی کوئی جدید اور مفید سکیم تیار کریں۔ اور ہر ایک ملک دوسرے پر اس مقابلہ میں سبقت لیجانا چاہتا ہے۔ پھر جو علوم دریافت ہوتے ہیں۔ انکے سکھانے کیلئے بھی ہر قسم کی سہولتیں مہیا کی جاتی ہیں۔ ہندوستان کے لوگ عام طور سے اس بات سے ناواقف ہیں کہ یورپ میں ایسے کالج بھی نکل آئے ہیں کہ جو گھر بیٹھے تعلیم دیتے ہیں۔ اسکی ضرورت اس طرح آئی کہ بعض لوگ اپنے دنیاوی مشاغل میں ایسے مشغول ہوتے ہیں۔ کہ وہ سکولوں کالجوں میں نہیں پڑھ سکتے اور انھیں تحصیل علم کا شوق بھی ہوتا ہے۔ اس ضرورت کو پورا کرنے کیلئے ایسے کالج کھولے گئے کہ جو خط و کتابت کے ذریعہ تعلیم دیتے ہیں۔ آدمی گھر پر سبق منگوا لیتا ہے اور فرصت کے اوقات میں اسکا مطالعہ کر لیتا ہے اب یہ کالج اسقدر ترقی کر گئے ہیں۔ کہ ہر علم انکے ذریعہ پڑھایا جاتا ہے سائنس۔ حساب۔ ہیئت۔ زراعت۔ بحریت۔ مختلف زبانیں انجینئری۔ غرضکہ سب علوم کی تعلیم دیجاتی ہے۔ سب سے بڑا کالج انٹرنیشنل کارسپانڈنس سکول ہے۔ اسمیں مختلف ممالک میں دو لاکھ پینتیس ہزار طلباء تعلیم پاتے ہیں۔ ہندوستان میں اسکی شاخ ہرنام سنگھ سٹریٹ۔ فورٹ بمبئی میں ہے یہ سب علوم خط و کتابت کے ذریعہ سکھاتے ہیں +

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ

الاسلام

یَں نے الفضل کے پچھلے دو نمبروں میں آیت ھل یستوی الاعمیٰ والبصیر سے دو صداقتیں اسلام کی بیان کی تھیں اور ثابت کیا تھا کہ اس مختصر سی آیت میں کس طرح اللہ تعالیٰ کے لئے متعدد دلائل صداقت اسلام کے بیان فرمائے ہیں۔ اور ایسے معیار مقرر کر دیئے ہیں کہ جن سے انسان بآسانی راہِ حق کیطرف ہدایت پا سکتا ہے اور اگر قلب صافی رکھتا ہو۔ تو اسکے لئے راستی کا پا لینا بالکل دشوار وصعب نہیں رہتا +

اب میں اس آیت سے ایک اور تیسرا معیار صداقت بیان کرتا ہوں جس سے سچ اور جھوٹ میں فرق ہو سکتا ہے اور اصحاب تدبر اور اہل فکر اس معیار کو سامنے رکھ کر معلوم کر سکتے ہیں۔ کہ ان الدین عند اللہ الاسلام +

جیسا کہ میں پہلے بیان کر چکا ہوں۔ اللہ تعالےٰ نے اس آیۃ کریمہ میں بیان فرمایا ہے کہ اندھے اور بینا برابر نہیں ہو سکتے۔ اور اسلام اور دیگر مذاہب کے مقابلہ کے لئے اس اصل کو معیار قرار دیا ہے اور طالب حق کو اشارہ فرمایا ہے کہ وہ طلب حق کے لئے اندھے اور بینا میں جو فرق ہیں۔ انھیں دریافت کرے اور جو مذہب بینا سے مشابہ ہوا اسے حق پر۔ اور جو نابینا سے مشابہ ہوا اسے غلطی پر سمجھے۔ کیونکہ بینا اور نابینا برابر نہیں ہو سکتے +

دو فرق تو بینا۔ اور نابینا کے میں پہلے بیان کر چکا ہوں۔ اب اس جگہ ایک تیسرا فرق بیان کر کے مقابلہ کرنا چاہتا ہوں۔ کہ آیا اسلام پر احوال بینا ثابت ہیں یا احوال نابینا +

ہر ایک انسان کے کچھ لوگ دوست ہوتے ہیں۔ اور کچھ دشمن حتّٰی کہ انبیاء اولیاء کے ساتھ بھی یہی معاملہ ہے۔ اس وجہ سے جھگڑے اور فساد بھی ہوتے ہیں۔ اور لڑائیاں بھی۔ اور جنگیں بھی کرنی پڑتی ہیں۔ لیکن ایسے موقعہ پر نابینا بالکل کام کے نہیں ہوتے کیونکہ انکی شمولیت جنگ بجائے فائدہ کے نقصان پہنچاتی ہے اور ان سے کچھ بعید نہیں ہوتا۔ کہ بجائے دشمن کے اپنے ہی دوستوں پر حملہ کر دیں۔ اور دشمن کی طاقت کو کمزور کرنیکی بجائے اپنی ہی طاقت کو کمزور کر لیں +

(کہتے ہیں کہ کچھ اندھے آپس میں ملکر رہا کرتے تھے اور جو کچھ کماتے تھے۔ وہ ایک جگہ پر بیٹھ کر تقسیم کر لیتے تھے۔ اتفاقاً ایک دفعہ ایک آنکھوں والا انکے گھر میں آگھسا۔ اور جسوقت انھوں نے اس دن کا کمایا ہوا روپیہ نکالا۔ اور ایک جگہ جمع کیا۔ اس نے اٹھا لیا جب اندھوں نے دیکھا۔ کہ روپیہ غائب ہو گیا ہے تو سمجھے کہ کوئی غیر شخص ہے بے تحاشا ڈنڈے چلانے شروع کئے مگر ایک دوسرے ہی کو مارتے رہے۔ اور وہ بینا ایک طرف ہو کر تماشا دیکھتا رہا +)

آنکھوں والے انسان کو یہ مشکلات نہیں ہیں وہ خوب دیکھتا ہے کہ میرا دشمن کون ہے اور دوست کون۔ اور بجائے ہر سامنے آنے والے پر حملہ کر دینے کے وہ اپنے دشمن کو تلاش کر کے اسپر حملہ کرتا ہے اور دوستوں کی حفاظت کرتا ہے +

یہ ایک عظیم الشان فرق ہے جو اندھوں اور آنکھوں والوں میں پایا جاتا ہے۔ اب ہم اسلام اور دیگر مذاہب پر اسکو چسپاں کر کے دیکھتے ہیں کہ کیا اسلام پر وہ حالت چسپاں ہوتی ہے جو بینا کی ہے یا وہ جو نابینا کی ہے +

جب ہم اسلام کو دیکھتے ہیں تو اسمیں کوئی دو اصول ایسے نہیں پائے جاتے کہ جو ایک دوسرے کے مخالف ہوں۔ اور کبھی اسلام دوسرے مذاہب پر کوئی ایسا حملہ نہیں کرتا جو خود اسپر پڑتا ہو۔ اگر اسلام دوسرے مذاہب پر شرک کا الزام لگاتا ہے تو یہ ممکن ہی نہیں۔ کہ کوئی شخص اسلام کی تعلیم میں شرک دکھا سکے۔ اگر اسلام دوسرے مذاہب پر یہ الزام دیتا ہے کہ وہ لوگوں کو بجائے نور کے ظلمات کیطرف لیجاتے ہیں تو کوئی شخص ثابت نہیں کر سکتا۔ کہ یہ اعتراض خود اسلام پر بھی پڑ سکتا ہے۔ اگر اسلام نے دوسرے مذاہب پر یہ الزام دیا ہے کہ وہ بنیاد شریعت کسی خاص قانون پر نہیں رکھتے بلکہ جو چیز چاہتے ہیں حرام کر دیتے ہیں۔ اور جو چیز چاہتے ہیں حلال کر دیتے ہیں۔ تو اسلام پر یہ اعتراض کبھی نہیں پڑ سکتا۔ کیونکہ قرآن شریف نے ہر ایک حکم میں ایک حکمت رکھی ہے۔ اور کوئی حکم اسلامی شریعت کا بیہودہ اور لغو نہیں ہوتا بلکہ ہر ایک حکم خاص اصول کی بنا پر دیا جاتا ہے۔ اور اگر اسلام نے دوسرے مذاہب پر اعتراض کیا کہ انھوں نے ایسا خدا پیش کیا ہے کہ وہ نہ بولتا ہے نہ سُنتا ہے تو اسپر یہ اعتراض نہیں پڑ سکتا۔ بلکہ انکی ضرب اسلام کے دشمنوں پر ہی پڑتی ہے کیونکہ اسلام کا اپنا دعویٰ یہی ہے کہ خدا بولتا اور سُنتا ہے اور ہر زمانہ میں اس کا تجربہ ہو سکتا ہے۔ پس اسلام ایک بینا کیطرح ہے کہ وہ کوئی ایسا دعوٰی نہیں کرتا کہ جو خود اسکے کسی اور دعوے کے خلاف ہو۔ اور اس طرح بجائے دوسروں کو نقصان پہنچانے کے اپنے آپ کو ہی نقصان پہنچالے۔ بلکہ اسکے دعاوی ایسے ہی ہیں کہ اس سے غیر مذاہب کا بطلان ثابت ہوتا ہے مگر اسلام کے کسی اور حکم پر ان سے حرف نہیں آتا۔ گویا وہ بینا کیطرح جانتا ہے کہ میری ضرب دشمن پر پڑتی ہے یا دوست پر +

اسلام کے سوا اسوقت مسیحیت اور ہندوازم ہی ایسے مذہب ہیں جو بڑے زوروں پر ہیں۔ مسیحیت اس لئے کہ وہ تمام دنیا میں پھیل رہی ہے اور ہندوازم اس لئے کہ وہ ہندوستان کی کثیر آبادی کا مذہب ہے اور ہندوستان میں بسنے کی وجہ سے ہمارا اس سے خاص تعلق ہے اس لئے میں انہی دونوں مذاہب کو لیتا ہوں +

گنجایش نہ ہونیکی وجہ سے میں ایک ایک مثال پر کفایت کرونگا کیونکہ ایک مضبوط دلیل بھی کسی بات کے ثابت کرنیکے لئے کافی ہوتی ہے مسیحیت ایک طرف تو یہ کہتی ہے کہ دوسرے مذاہب کی تعلیم ناقص ہے کیونکہ وہ خیال کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ گناہ بخش سکتا ہے۔ حالانکہ ایسا کرنا ظلم ہے۔ خدا تعالیٰ کسی کے گناہ بخش نہیں سکتا۔ اور اس لئے ایسی ضرورت پیش آئی۔ کہ وہ اپنے اکلوتے بیٹے کو سولی پر لٹکا کر لوگوں کے گناہوں کا کفارہ کرے لیکن ساتھ ہی انجیل میں یہ بھی لکھا ہوا ہے کہ یسوع نے اپنے حواریوں کو حکم دیا کہ وہ خدا سے دُعا کیا کریں کہ "ہمارے گناہوں کو بخش۔ کیونکہ ہم بھی ہر ایک کو جو ہمارا قرضدار ہے بخشتے ہیں" اس دُعا سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالےٰ گناہ معاف کر سکتا ہے۔ تبھی تو اس سے معافی کی درخواست کیجاتی ہے پس جو اعتراض مسیحیت نے دیگر مذاہب پر کیا ہے۔ وہ پہلے خود اسپر پڑتا ہے۔ اور اسکی مثال ایک نابینا کی ہے کہ وہ نہیں جانتا۔ کہ میری ضرب دوست پر پڑتی ہے کہ دشمن پر۔ اور غیروں کو مارتے ہوئے اپنوں کو بھی مار بیٹھتا ہے +

یہی اعتراض آریوں پر بھی رہتا ہے کہ وہ توبہ کا انکار کرتے ہیں۔ اور اسلام کے اس عقیدہ پر اعتراض کرتے ہیں۔ لیکن پھر خدا سے دُعا بھی مانگتے ہیں۔ کہ وہ انکے گناہ بخشے۔ اور اس طرح گویا خود اپنے ہاتھوں سے اپنے عقائد کو برباد کرتے ہیں۔ اور انکی پرارتھنا خود ان کو جھٹلاتی ہے +

قدیم ہندو مذہب نے اگر ایک طرف دوسرے مذاہب پر یہ اعتراض کیا ہے کہ وہ تنگ خیال کے پھیلانیوالے ہیں۔ کیونکہ انھوں نے اپنے اپنے مذہب میں نجات محدود کر دی ہے تو چھوت چھات کے عقیدہ سے خود اپنے اس بیان کو توڑ دیا ہے ایک طرف اگر دوسروں پر اعتراض ہے کہ وہ جانوروں کو قربان کر کے ظلم کرتے ہیں تو خود بھی دان کے عقیدہ سے پہلے خیال کی بیخکنی کر دی ہے۔ اور اس طرح ثابت کیا ہے کہ وہ بینا نہیں ہیں۔ بلکہ انکی ضرب اپنے اور پیرایہ سب پر پڑتی ہے اور وہ اتنا بھی فرق نہیں کر سکتے کہ انکے بعض عقائد بعض دوسرے عقائد کا رد کرتے ہیں۔ مگر اسلام ایسا نہیں کرتا۔ اس کے احکام ایک دوسرے کو باطل نہیں کرتے۔ بلکہ تصدیق کرتے ہیں۔ پس ھل یستوی الاعمیٰ والبصیر +

تصدیق المسیح

"ایۃ من ایات اللہ"

"ہم اس جگہ حضرت مسیح موعود کی ایک تحریر نقل کرتے ہیں اسے پڑھ کر کوئی کہہ سکتا ہے کہ وہ شخص جھوٹا تھا"

اللہ تعالےٰ نے میرے رشتہ داروں کو دیکھا کہ وہ مہلکات میں ڈوبے ہوئے اور بدیوں میں مشغول ہیں۔ رسوم قبیحہ اور عقائد باطلہ اور بدعات شنیعہ میں مستغرق ہیں۔ انکی توجہ کا اکثر حصہ جذبات نفس اور شہوت رانی پر رہتا ہے وہ اللہ کے وجود کے منکر اور مفسد ہیں۔ آخرت کے ذکر سے بالکل غافل۔ مگر دُنیا داری کے کاموں میں بڑے ہوشیار۔ اللہ کے جلال اور اسکی سطوت سے نڈر۔ اسکے قہر اور عاقبۃ الامور سے بےخطر۔ اسکی عظمت کے بےپروا۔ نبی معصوم کے مُنکر۔ اور الحق کے مکذب۔ منکر اور شرور کی تحریکیں پھیلانے اور امر معروف اور خیر ماثور سے روگردان۔ یہاں تک کہ رسول اللہ صلعم کی توہین پر بھی انکی زبانیں دراز ہیں۔ اور استخفاف شریعت اور الحاد و ارتداد کی راہوں سے نہیں جھجکتیں۔ وہ گناہ پر گناہ کرتے ہیں۔ اور ملک علام کے غضب سے نہیں ڈرتے۔ رسول اللہ صلعم کو گالیاں بھی دے لیتے ہیں اور اس سے باز نہیں آتے۔ ہجو اسلام والمسلمین ان کا شیوہ ہے۔ وہ درندوں کی طرح غضبناک ہوتے ہیں۔ اور ہر وقت ظلمت معاصی میں پڑا رہنا ان کو پسند آتا ہے ✦

ان حالات میں۔ اللہ نے مجھے اپنے فضل سے برگزیدہ کیا۔ اور تجدید دین پر ماموریت سے سرافراز فرمایا۔ اور میرا یہ فرض ٹھیرایا کہ میں دین اسلام اور ملت خیر الانام کیطرف لوگوں کو دعوت دُوں اور نبی کریم صلعم کے محامد اور نعوت کی خوشبوئیں تمام اکناف عالم میں پھیلاؤں۔ مجھے الہامات و مکالمات و مخاطبات و مکاشفات سے بہرہ اندوز کیا۔ اسپر میرے بعض رشتہ داروں کا غضب اور بھی بھڑکا۔ وہ اللہ اور اسکے رسول کے مُنکر تو پہلے ہی تھے۔ اب اس کفر پر یہ کفر اور بڑھ گیا۔ اُنھوں نے استہزاء شروع کیا اور مجھ سے نشانات مانگے۔ اور کہا کہ ہم نہیں یقین کرتے۔ کہ معبود کسی سے ہمکلام ہوتا ہے اور کسی کی طرف وحی بھیجتا ہے۔ یہ تو صاف ایک مکر ہے جو تم نے اپنے پہلے ہم مشربوں اور ہمخیالوں کی طرح کیا ہے۔ وہ بھی اسی طرح فریب اور دغا اور جھوٹ سے کام لیتے تھے قرآن مجید بھی محمد (مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم) کے مفتریات سے ہے۔ دوسرے لوگ بھی انکے ساتھ تھے اور انھیں ان کلمات سے منع نہ کرتے تھے۔ بلکہ میری مخالفت میں ان کا ساتھ دیتے۔ اور یوماً فیوماً کفر و طغیان میں بڑھتے جاتے ✦

ایک رات کا ذکر ہے کہ میں اپنے گھر میں بیٹھا تھا۔ ناگاہ ایک شخص روتا ہُوا آیا مجھے خوف ہُوا کہ شائد اس کا کوئی مر گیا۔ مگر اُس نے صورت حال یُوں بیان کی۔ کہ میں ایک کے پاس بیٹھا تھا اس نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو سخت گالی دی۔ جو مَیں نے کسی کافر کے مُنہ سے بھی نہیں سُنی۔ اور میں ان کو دیکھتا ہوں۔ کہ قرآن مجید کو پاؤں تلے روندتے ہیں۔ اور ایسے ایسے بول مُنہ سے نکالتے ہیں کہ زبان انکی نقل کرنے سے قاصر ہے اور مومن کے بدن پر لرزہ پڑ جاتا ہے۔ انمیں سے بعض کہتے ہیں۔ کہ اللہ کوئی چیز نہیں نہ کوئی معبود ہے۔ مَیں نے اسے کہا۔ دیکھ میں کئی بار تجھے منع کر چکا ہوں کہ ان لوگونکی مجالس میں ہرگز نہ بیٹھو۔ ان سے کنارہ کش رہو۔ مگر تم نے اس نصیحت کا خیال نہ کیا۔ اور نتیجہ دیکھ لیا ✦

پھر یہ لوگ اسی طرح گمراہی میں بڑھتے گئے حتیٰ کہ استکبار میں بڑھتے بڑھتے۔ اپنے خزعبلات کو شائع کرنے لگے اور چند بیوقوفوں کو اپنے ساتھ ملا لیا۔ ایک تحریر ایسی لکھی کہ اسمیں رسول اللہ صلعم کو گالیاں دیں۔ اور کلام اللہ کو بُرا بھلا کہا۔ اور باری تعالیٰ سے صریحاً انکار کیا۔ اور پھر میرے صدق کے دلائل مانگے۔ اور اپنے اشتہاروں کو کفرۃ الھند کی امداد سے دُور تک پھیلا دیا۔ مَیں نے تو ایسی باتیں پہلے فراعنہ میں بھی نہ سُنی تھیں جو ان سے ظاہر ہوئیں۔ جب مَیں نے یہ حالت دیکھی اور اس تحریر کو پڑھا جس میں رسول اللہ کو ایسی گالیاں دی تھیں۔ کہ مومنوں کا قلب ان سے پھٹ جائے۔ اور توہین شریعت غراء کی بہت سی باتیں پڑھیں۔ تو میرے آنسو نکل آئے۔ اور میری چیخ نکل گئی۔ اور میں بے اختیار اپنے مولیٰ کے حضور فریاد کرنے لگا تب مَیں نے اپنے دروازے کو بند کر لیا۔ اور اپنے رب کے آگے سجدہ میں گر پڑا۔ اور پھر مَیں نے اپنی لرزتی ہوئی زبان سے۔ روتی ہوئی آنکھوں اور فریاد کرنیوالے دل سے جو کچھ کہا۔ ہاں مینے عرض کیا ✦

یارب یارب انصر عبدک۔ واخذل اعدائک۔ استجبنی یارب استجبنی۔ الامر یستھزء بک و برسولک و حتام یکذبون کتابک ویسبون نبیک برحمتک استغیث یا حی یا قیوم یا معین (اے میرے رب اے میرے رب۔ اپنے بندے پر نصرت نازل فرما۔ اپنے دشمنوں کو مٹی میں ملا دے۔ اے میرے رب میری دعاؤں کو سُن۔ میری آرزوؤں کو قبولیت عطاء فرما۔ کب تک تیری اور تیرے رسولوں کی تحقیر کیجائیگی کب تک تیری پاک کتاب کی تکذیب ہوگی کب تک تیرے نبی کو گالیاں دیجائینگی اے حی و قیوم خدا میں تیری رحمت سے فریاد رسی چاہتا ہوں) ✦

اسپر میرے مولیٰ نے مجھ پر رحم کیا۔ اور فرمایا

انی رایت عصیانھم۔ وطغیانھم۔ فسوف اضربھم بانواع الآفات ابیدھم من تحت السموٰت ستنظر ما افعل بھم وکنا علی کل شیٔ قادرین۔ انی اجعل نساءھم ارامل وابناءھم یتامیٰ۔ وبیوتھم خربۃ۔ لیذوقوا طعم ما قالوا۔ وما کسبوا ولکن لا اھلکھم دفعۃ واحدۃ بل قلیلاً قلیلاً لعلھم یرجعون ویکونون من التوابین ان لعنتی نازلۃ علیھم وعلی جدران بیوتھم وعلی صغیرھم وکبیرھم ونساءھم ورجالھم ونزیلھم الذی دخل ابوابھم وکلھم کانوا ملعونین الا الذین امنوا وعملوا الصالحات وقطعوا تعلقھم منھم۔ وبعدوا من مجالسھم فاولئک من المرحومین ✦

میں ان کے عصیان و طغیان کو دیکھ رہا ہوں۔ میں انھیں قسم قسم کی آفتوں میں مبتلا کرونگا۔ اور انکو آسمان کے نیچے سے ہلاک کر دونگا۔ اور تو دیکھے گا کہ میں انکے ساتھ کیا کرتا ہوں۔ اور ہم ہر چیز پر قادر ہیں۔ میں انکی عورتوں کو بیوہ۔ انکے بیٹوں کو یتیم۔ کر دونگا۔ انکے گھر ویران کر دونگا۔ تاکہ اپنی کو اس کا مزہ چکھیں۔ میں انھیں یکدم ہلاک نہیں کرونگا۔ بلکہ آہستہ آہستہ۔ تاکہ وہ رجوع کرنے کی مہلت پا لیں اور توبہ کرنیوالوں سے ہو جائیں۔ اور میری لعنت انپر نازل ہوگی۔ اور انکے گھرونکی دیوار و نپر۔ انکے چھوٹونپر۔ اور انکے بڑونپر۔ انکی عورتوں پر انکے مردوں پر۔ بلکہ ان مہمانوں پر جو انکے دروازوں میں داخل ہوں گے سب رحمت خاصۂ الٰہی سے دُور رہیں گے۔ مگر وہ مستثنیٰ ہیں جو ایمان لائے اور جنھوں نے عمل نیک کئے۔ اور ان سے قطع تعلق کر لیا۔ اور انکی مجلسوں سے دور رہے۔ پس ان پر رحم ہوگا ✦

یہ خلاصہ ہے۔ اس الہام کا۔ جو میں نے ان کو پہنچا دیا۔ مگر وہ ڈرے نہیں۔ نہ کچھ اپنے اندر اصلاح کی۔ بلکہ طغیان و کفر میں بڑھتے گئے۔ اور اعداء الدین کیطرح استہزاء کرنے لگے۔ اسوقت میرے مولیٰ نے فرمایا۔

"انا سنریھم ایات مبکیۃ۔ وننزل علیھم ھموماً عجیبۃ وامراضاً غریبۃ ونجعل لھم معیشۃ ضنکا۔ ونصب علیھم مصائب فلا یکون لھم احد من الناصرین ✦

میں انکو رُلا دینے والے نشان دکھاؤنگا۔ اور انپر طرح طرح کے غم مسلط کرونگا۔ اور مرضوں میں مبتلا کروں گا۔ اور انکی گذران تنگ کر دونگا اور انپر ایسی مصیبتیں ڈالونگا۔ کہ کوئی ان کا ناصر نہ ہوگا ✦

معزز ناظرین۔ یہ پیشگوئی جن حالات میں کی گئی۔ اور پھر جس عجیب و غریب طریق پر پوری ہوئی۔ اس پر نہ صرف لوگ بلکہ مکانوں کے در و دیوار گواہ ہوئے ✦

امر بالمعروف

غریبوں کی دستگیری کرو۔ تا تمہاری دستگیری کیجائے

ہوائیں چلتی ہیں۔ بادل آتے ہیں۔ بارشیں ہوتی ہیں۔ اور کسان اپنے کھیتوں کی طرف دوڑ پڑتے ہیں تا خدا کے فضل کو جمع کر لیں اور اپنے کھیتوں میں پانی کا ذخیرہ اکٹھا کر لیں +

زمین جو لب تشنہ سے بھی زیادہ خشک ہو رہی تھی پانی جذب کرتی ہے اور ایک پیاسہ اونٹ کیطرح پانی کو اس طرح نگلتی جاتی ہے کہ ادھر قطرہ پڑا اور ادھر غائب۔ بادل تیز بوچھاڑ و نہیں پانی پھینکتا ہے۔ مگر زمین ہے کہ آخری قطرہ تک اسے چوس جاتی ہے اور اسوقت اسے بہنے نہیں دیتی جب تک سیر نہیں ہو جاتی۔ اور جب تک اس کا ذرہ ذرہ سیراب نہیں ہو لیتا +

پھر وہی زمین جو خشک ہو کر پتھر کیطرح سخت ہو رہی تھی خدا کے فضل کی بارش سے سیراب ہو کر ایسی نرم ہوتی ہے کہ چلنے پھرنے والوں کے قدم اس میں گھُستے چلے جاتے ہیں اور سخت چھلکہ کی بجائے نرم نرم کیچڑ اسے ڈھانپ لیتا ہے +

کسان جو مدتوں سے اسدن کی انتظار میں تھا۔ ہل لیکر پہنچتا ہے اور بیلوں کی مدد سے زمین کو پھاڑ کر رکھ دیتا ہے اور سخت مشقت برداشت کر کے زمین کو اس قابل بناتا ہے کہ اس میں بیج ڈالا جا سکے جب زمین تیار ہو جاتی ہے تو کسان اپنے گھر سے کچھ دانے لیتا ہے اور اس تیار کردہ زمین کیطرف جاتا ہے پھر وہ دانے جن سے وہ کئی دن اپنے بچوں کا پیٹ بھر سکتا تھا۔ بڑی خوشی سے چھوٹی چھوٹی نالیوں میں ڈالدیتا ہے اور جس طرح مُردہ کو دفن کر دیتے ہیں۔ اسی طرح ان دانوں کو آغوش زمین میں دفن کر دیتا ہے۔ لیکن مُردہ دفن کرنے والوں کی طرح اسکی آنکھوں سے آنسو نہیں جاری ہوتے اس کے سینہ سے آہیں نہیں نکلتیں۔ اس کی چھاتی پر سانپ نہیں لوٹتے۔ اس کا دل پھٹا نہیں جاتا۔ اس کے گلے میں ہچکیاں آ آ کر رک نہیں جاتیں اس کے ہاتھ نہیں کانپتے۔ اس کے پاؤں نہیں لرزتے۔ اس کا چہرہ زرد نہیں۔ اس کی آنکھیں سُرخ نہیں۔ بلکہ وہ خوشی سے گاتا ہے اور اس کا چہرہ تمتما رہا ہے اس کا قدم مضبوط پڑتا ہے اور اسکی ہر حرکت میں ایک امنگ معلوم ہوتی ہے اس کی آنکھیں چمک رہی ہیں۔ کامیابی کی امید اسکے سامنے ہے۔ اور اس کا سانس جلدی جلدی آ رہا ہے۔ اسکے پاؤں کیچڑ سے لت پت ہیں۔ اور پسینہ اسکے ماتھے سے بہ رہا ہے۔ لیکن اس کا دل اس بادشاہ سے بھی زیادہ خوش ہے جو ایک بڑی مملکت پر حکمران ہے +

وہ اپنے ہاتھوں سے اپنی کمائی کو ضائع کر رہا ہے اور اپنا اور اپنی اولاد اور متعلقین کا رزق مٹی میں ملا رہا ہے لیکن نہ اس کے رشتہ دار اس کو منع کرتے ہیں نہ اسکی بیوی اس کا ہاتھ پکڑتی ہے نہ اسکی اولاد اسے اس فعل سے باز رکھنے کی کوشش کرتی ہے۔ مگر وہ خود ارد گرد کھڑے تماشہ دیکھ رہے ہیں اور اس کے اس فعل پر افسردہ نہیں۔ بلکہ خوش ہیں ناراض نہیں بلکہ شاداں ہیں اس سے دست و گریباں نہیں بلکہ اسکے ممد و معاون ہیں

ایسا کیوں ہے ؟

اس لئے کہ اسے یقین ہے کہ میں اس مُردہ دفن کرنیوالے کی طرح اپنے کسی عزیز کی لاش نہیں دفن کر رہا۔ بلکہ اپنے عزیزوں کا رزق پیدا کر رہا ہوں۔ میں اندوختہ ضائع نہیں کر رہا۔ بلکہ سال آیندہ کے لئے سامان معیشت پیدا کر رہا ہوں۔ میں اپنا اور اپنے بال بچوں کا پیٹ کاٹ کر خاک میں نہیں ملا رہا۔ بلکہ ان کے پیٹ کے بھرنے کا سامان کر رہا ہوں۔ غرضکہ وہ جانتا ہے کہ میں مال ضائع نہیں کر رہا۔ بلکہ مال جمع کر رہا ہوں۔ اور یہ اس کا فعل اور اسپر اظہار مسرت ایک یقین کا نتیجہ ہے جو اسکے دل میں بھرا ہوا ہے وہ جانتا ہے کہ جو دانے میں نے آج زمین میں ڈالے ہیں انکو خُدا بڑھائے گا۔ اور ایک ایک دانہ کے بدلے کئی کئی سو دانہ اُگے گا اور میری دولت آگے سے بھی زیادہ ہو گی۔ وہ یہ بھی جانتا ہے کہ آج اگر میں نے ان دانوں کو اس طرح زمین میں دفن نہ کیا۔ تو آج سے کچھ دنوں کے بعد میرے گھر میں کھانے کو ایک دانہ نہ ملے گا اور میرا انجام فاقہ کشی ہو گا +

کِسان کو یقین ہے کہ میرے دانہ ضائع نہونگے اس لئے وہ انھیں خاک میں ملانے سے پرہیز نہیں کرتا۔ مگر افسوس اس مسلمان پر جو فرمانبرداری کے دعوے کرتا ہے۔ اطاعت اطاعت کی آوازوں سے آسمان سر پر اُٹھا لیتا ہے یقین کامل کا مدعی ہے لیکن قرآن شریف میں پڑھتا ہے کہ :-

الذین ینفقون اموالھم فی سبیل اللہ کمثل حبۃ انبتت سبع سنابل فی کل سنبلۃ مائۃ حبۃ ؕ واللہ یضٰعف لمن یشاء واللہ واسع علیم +

وہ لوگ جو اپنے اموال خدا کے راستہ میں خرچ کرتے ہیں انکے مالوں کی مثال اس دانہ کیطرح ہے جو زمین میں بویا جاتا ہے اور سات بالیاں نکالتا ہے اور ہر بالی میں سو سو دانے ہوتے ہیں۔ اللہ جسکو چاہتا ہے بڑھاتا ہے اور اللہ بڑی کشایش والا اور علیم ہے +

مگر پھر بھی اسے خدا کے راستہ میں مال خرچ کرنے سے خوف و ڈر ہے اور غرباء کی خبر گیری کرنی اس کے لئے موت ہے وہ اللہ تعالیٰ کی عطاء اور اسکے انعام کو اپنے نفس پر اور اپنے بال بچوں پر خرچ کرتا ہے مگر

یا ایھا الذین اٰمنوا انفقوا من طیبٰت ما کسبتم و مما اخرجنا لکم من الارض۔ کا حکم قرآن شریف میں پڑھتے ہوئے بُخل اسکے دل پر حاوی ہے اور مسکین و یتیم کی دستگیری کرنے سے گھبراتا ہے اور سمجھتا ہے کہ اس طرح میرا مال ضائع ہو جائیگا۔ کیا وہ نہیں جانتا۔ کہ صدقہ و خیرات سے اسکے مال کی ترقی ہو گی۔ اور اسکی جان طرح طرح کے ابتلاؤں سے محفوظ ہو جائیگی۔ اور شیطانی صفت لوگ اور اس کا نفس جو اسے خدا کی راہ میں مال خرچ کرنے سے روکتے ہیں وہ جھوٹے ہیں اور خوشنما اور فریب دہ باتوں سے اسے پھلانا چاہتے ہیں +

الشیطان یعدکم الفقر و یامرکم بالفحشاء واللہ یعدکم مغفرۃ منہ و فضلاً واللہ واسع علیم۔ شیطان تم سے فقر کا وعدہ کرتا ہے اور فحشاء کا حکم دیتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی مغفرت اور اموال کا وعدہ دیتا ہے اور اللہ بڑی کشایش والا اور علیم ہے +

جس تعلیم پر عمل کر کے انسان کو فقر کا خوف ہو وہ خدا کی تعلیم نہیں بلکہ شیطان کی تعلیم ہے۔ اللہ تعالیٰ کبھی کوئی حکم ایسا نہیں دیتا کہ جسپر عمل کر کے انسان تباہ ہو جائے بلکہ اسکے احکام پر چلنے والے ہمیشہ کامیاب و مظفر و منصور ہوتے ہیں۔ پس احمق ہے وہ جو صدقات سے اس لئے ڈرتا ہے کہ اس کا مال کم ہو جائیگا وہ نہیں جانتا کہ جو شخص خدا کے راستہ میں مال خرچ کرتا ہے اس کا مال اسی طرح بڑھتا ہے جس طرح زمین میں ڈالا ہوا بیج اور کم سے کم سات سو گنا زیادہ ترقی کر جاتا ہے +

پس اگر تم اپنے مالوں کی ترقی چاہتے ہو۔ اگر خدا کی رضا حاصل کرنا چاہتے ہو۔ تو تمہیں خدا نے جو کچھ دیا ہے اسے خدا کے راستہ میں خرچ کرو۔ اور بیواؤں کی خبر گیری کرو۔ یتیموں کی پرورش کرو۔ مسکینوں کی حاجت روائی کرو۔ مسافروں کے مشکلات کو حل کرو۔ اور مت ڈرو کہ یہ مال ضائع ہو جائے گا۔ بلکہ اس کسان سے زیادہ جو زمین میں بیج ڈالتا ہے خوش ہو اور اللہ تعالیٰ پر امید رکھو کہ وہ اسے ایک بیج کی طرح بڑھائیگا۔ اور زمین میں ڈالے ہوئے دانہ کی طرح اسکی تربیت کرے گا۔ اور خدا کی راہ میں جو کچھ بھی تم خرچ کرو گے۔ وہ بہت زیادہ ہو کر تمہیں ملے گا۔ اس دُنیا میں بھی۔ اور آخرت میں بھی سو

کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے +

احباب توجہ فرماویں۔ خریداران الفضل نے ابھی تک اپنے اخبار کی اشاعت کو وسیع کرنے میں چنداں کوشش نہیں فرمائی۔ اگر ہر ایک خریدار اپنا یہ فرض ٹھیرا لے کہ کم از کم دو خریدار پیدا کرنے ہیں

تاریخ اسلام

سیرت النبی

اخلاص باللہ - قیام حدود

آنحضرت کی غیرت دینی جس وضاحت سے مذکورہ بالا واقعات سے ثابت ہوتی ہے اسپر کچھ اور زیادہ کرنے کی حاجت نہیں۔ اب میں آپ کے ایک اور خلق پر روشنی ڈالنا چاہتا ہوں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کا معاملہ خدا تعالےٰ سے کیسا پاک تھا۔ اور کس طرح آپ کو اللہ تعالےٰ کی خوشنودی کا خیال رہتا تھا +

انسان فطرتاً کسی کی مصیبت کو دیکھ کر رحم کیطرف مائل ہوجاتا ہے۔ بہت سے لوگ جب کسی مجرم کو سزا ملتی دیکھتے ہیں۔ تو باوجود اس علم کے کہ اس سے سخت جرائم سرزد ہوئے ہیں انکے دلکو دکھ پہنچتا ہے۔ اور وہ چاہتے ہیں۔ کہ اب اس شخص سے جرم تو ہو ہی گیا ہے اور یہ تائب بھی ہے اسے چھوڑ دیا جائے تو اچھا ہے لیکن یہ ایک کمزوری ہے اور اگر اس جذبہ سے متاثر ہوکر مجرموں کو چھوڑ دیا جائے۔ تو گناہ اور جرائم بہت ہی بڑھ جائیں +

فطری رحم کے علاوہ جب کسی بڑے آدمی سے جرم ہو تو لوگ عام طور پر نہیں پسند کرتے کہ اسے سزا ملے۔ اور اسکی بڑائی سے متاثر ہوکر چاہتے ہیں کہ اسے کسی طرح چھوڑ دیا جائے۔ بلکہ بڑے دولتمند یا کوئی دُنیاوی وجاہت رکھنے والے آدمی تو روپیہ اور اثر خرچ کرکے ایک ایسی جماعت اپنے ساتھ کرلیتے ہیں۔ کہ جو مشکلات کے وقت ان کا ساتھ دیتی ہے اور باوجود قانون کی خلاف ورزی کے اپنے جتھے کی مدد سے اپنے جرائم کے اثر سے بچ جاتے ہیں +

ان قوموں میں جنکے اخلاق گرجاتے ہیں اور جنکے افراد میں طرح طرح کی بدیاں آجاتی ہیں۔ انمیں خصوصاً یہ رواج عام ہوجاتا ہے کہ بڑے لوگ قانون کے خلاف عمل کرکے بھی بچ جاتے ہیں اور صرف غربا ہی پاتے ہیں +

رسول کریم اسبات کے سخت مخالف تھے۔ اور آپ کا جو معاملہ خدا کے ساتھ تھا۔ اور جس طرح آپ تمام بنی نوع انسان کے ساتھ یکساں سلوک کرنا چاہتے تھے۔ اسکے لحاظ سے آپ کبھی پسند نہ کرتے تھے کہ احکام شریعت سے امرا کو مستثنےٰ کرکے غربا ہی کو اس کا مکلف سمجھا جائے۔ بلکہ آپ باوجود ایک رحیم دل اور ہمدرد طبیعت رکھنے کے ہمیشہ احکام شریعت کے جاری کرنے میں محتاط رہتے اور مجرمین کو سزا سے بچنے نہ دیتے اور جس طرح آپ غربا کو سزا دیتے۔ امرا بھی اسی طرح احکام شریعت کے ماتحت جکڑے جاتے۔ اور اس معاملہ میں آپ بڑے غیور تھے +

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ امرأۃ من بنی مخزوم سرقت فقالوا من یکلم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیہا فلم یجترئ احد ان یکلمہ فکلمہ اسامۃ بن زید فقال ان بنی اسرائیل کان اذا سرق فیہم الشریف ترکوہ واذا سرق فیہم الضعیف قطعوہ لو کانت فاطمۃ لقطعت یدھا۔ بنی مخزوم کی ایک عورت نے چوری کی۔ اسپر لوگوں نے چاہا کہ کون ہے جو رسول کریم سے اس عورت کے معاملہ میں سفارش کرے۔ لیکن کسی نے اسکی جرأت نہ کی (کیونکہ رسول کریم حُدود کے قائم کرنے میں بڑے سخت تھے) آخر اسامہ بن زید نے رسول کریم سے ذکر کیا مگر آپ نے جواب دیا۔ کہ بنی اسرائیل کی تھی۔ کہ جب انمیں کوئی شریف چوری کرتا۔ تو اسے چھوڑ دیتے مگر جب کوئی غریب چوری کرتا۔ تو اس کا ہاتھ قطع کردیتے۔ مگر میرا یہ حال ہے۔ کہ اگر میری بیٹی فاطمہ بھی چوری کرے تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ دوں +

اس واقعہ سے معلوم ہوسکتا ہے کہ آپ کا خدا سے کیا تعلق تھا۔ اور واقعی اللہ تعالےٰ کیطرف سے دنیا میں خلیفہ تھے کیونکہ خلیفہ اسی کو کہتے ہیں کہ جو خدا تعالےٰ کے احکام کو دُنیا میں جاری کرے۔ اور یہ رسول کریم ہی تھے کہ جو بغیر کسی کے خوف ملامت کے حدود اللہ کا قیام کرتے۔ اور کسی کی رعایت نہ کرتے +

(بغیر اذن الٰہی کوئی کام نہ کرتے)

رسول کریم کے جو تعلقات اللہ تعالےٰ سے تھے اور جس طرح آپنے خدا سے معاملہ صاف رکھا ہوا تھا۔ اسپر یہ بات بھی روشنی ڈالتی ہے کہ آپ اپنے تمام کاموں میں پہلے یہ دیکھ لیتے کہ خدا تعالےٰ کا کیا حکم ہے اور جب تک خدا تعالیٰ کیطرف سے کوئی حکم نہ ہوتا آپ کسی کام کے کرنے پر دلیری نہ کرتے۔ چنانچہ مکہ سے باوجود ہزاروں قسم کی تکالیف کے آپنے ہجرت نہیں کی۔ ہاں صحابہ کو حکم دیدیا کہ اگر وہ چاہیں۔ تو ہجرت کرجائیں اور لوگوں کی شرارت کو دیکھ کر صحابہ کو ہجرت کرنی بھی پڑی۔ اور بہت سے صحابہ حبشہ کو اور کچھ مدینہ کو ہجرت کرگئے۔ اور صرف حضرت ابوبکر اور حضرت علی اور رسول کریم یا اور چند صحابہ مکہ میں باقی رہگئے +

کفار مکہ کو دوسرے لوگوں کی نسبت رسول کریم سے فطرتاً زیادہ بغض و عداوت تھی۔ کیونکہ وہ دیکھتے تھے کہ آپ ہی کی تعلیم کی وجہ سے لوگوں میں شرک کی مخالفت پھیلتی جاتی تھی۔ وہ جانتے تھے کہ اگر وہ انکو قتل کردیں۔ تو باقی جماعت خود بخود پراگندہ ہوجائیگی۔ اس لئے بہ نسبت دوسروں کے وہ آنحضرت کو زیادہ دُکھ دیتے۔ اور چاہتے کہ کسی طرح آپ اپنے دعاوی سے باز آجائیں۔ لیکن باوجود ان مشکلات کے آپ نے صحابہ کو تو ہجرت کا حکم دیدیا۔ مگر خود ان دکھوں اور تکلیفوں کے باوجود مکہ سے ہجرت نہ کی۔ کیونکہ خدا تعالےٰ کیطرف سے کوئی اذن نہ ہُوا تھا۔ چنانچہ جب حضرت ابوبکر نے پوچھا کہ میں ہجرت کرجاؤں تو آپ نے جوابدیا۔ علی رسلک فانی ارجوان یؤذن لی۔ آپ ابھی ٹھیریں۔ امید ہے کہ مجھے بھی اجازت ملجائے +

اللہ اللہ کیا پاک انسان تھا۔ دُکھ پر دکھ تکالیف پر تکالیف پہنچ رہی ہیں۔ سب ساتھیوں کو حکم دیدیتا ہے کہ جاؤ جس جگہ امن ہو چلے جاؤ۔ لیکن خود اپنی جگہ سے نہیں ہلتا۔ اور باوجود مخالفت کے اسبات کا منتظر ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کیطرف سے کوئی حکم آئے تو میں اسپر کاربند ہوں۔ کیا کسی انسان میں یہ ہمت ہے۔ کیا کوئی ہے جو خدا تعالےٰ کیطرف ایسا متوجہ ہو کہ ایسے خطرناک مصائب کے اوقات میں بھی دشمنوں کی مخالفت کو برداشت کرتا جائے اور جب تک خدا کا حکم نہ ہو۔ اپنی جگہ نہ چھوڑے +

پھر ہم دیکھتے ہیں کہ یہ دعویٰ ہی نہیں ہے بلکہ واقعہ میں آپ اُس وقت تک مکہ سے نہیں نکلے جب تک کہ خدا کیطرف سے حکم نہ ہُوا۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں۔ فبینما نحن یوماً جلوس فی بیت ابی بکر فی نحر الظہیرۃ قال قائل لابی بکر ہذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متقنعاً فی ساعۃ لم یکن یاتینا فیہا فقال ابوبکر فداء لہ ابی وامی واللہ ما جاء بہ فی ہذہ الساعۃ الا امر قالت عائشۃ فجاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاستاذن فاذن لہ فدخل فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لابی بکر اخرج من عندک فقال ابوبکر انما ہم اہلک بابی انت یا رسول اللہ قال فانی قد اذن لی فی الخروج فقال ابوبکر الصحبۃ بابی انت یا رسول اللہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم ہم ایک دن بیٹھے ہوئے تھے کہ عین دوپہر کے وقت رسول کریم تشریف لائے اور سر لپیٹا ہُوا تھا۔ آپ اس وقت کبھی نہیں آیا کرتے تھے حضرت ابوبکر نے فرمایا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ آپ اس وقت کسی بڑے کام کے لئے آئے ہونگے۔ عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول کریم نے اجازت مانگی۔ اور اجازت ملنے پر گھر میں آئے اور فرمایا۔ کہ جو لوگ بیٹھے ہیں۔ ان کو اُٹھادو۔ حضرت ابوبکر نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے قسم ہے کہ وہ آپ کے رشتہ دار ہیں۔ آپ نے فرمایا اچھا مجھے ہجرت کا حکم ہُوا ہے۔ حضرت ابوبکر نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے بھی ساتھ ہی جانیکی اجازت دیجئے۔ رسول کریم نے فرمایا بہت اچھا +

اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ اسوقت تک مکہ سے نہیں نکلے جبتک حکم نہ ہُوا۔ اور آخر وقت تک اسبات پر قایم رہے کہ خدا تعالیٰ کے حکم کے بغیر کوئی کام نہیں کرنا +

کیسا ایمان۔ کیسا یقین۔ کیسا پاک تعلق ہے۔ فداک ابی وامی یا رسول اللہ +

تادیب النساء

یوروپین کھلونوں کا عورتوں کی تعلیم پر اثر

ہر قوم کی ترقی کا جو وقت ہوتا ہے۔ اسوقت اسکے چھوٹے بڑوں کی عقل تیز ہو جاتی ہے لیکن تنزل کے وقت بیرونی واقعات کا اثر دماغ پر کچھ ایسا پڑتا ہے کہ اچھے بھلے ہوشیاروں کی عقل بھی ماری جاتی ہے اور وہ جو کام کرتے ہیں اُلٹا ہی پڑتا ہے +

بڑھتے ہیں مگر قدم پیچھے پڑتا ہے۔ اوپر ہونا چاہتے ہیں۔ مگر اس کوشش میں اور نیچے چلے جاتے ہیں۔ غرض ایک پرندہ کیحالت ہوتی ہی کو جو جسقدر جدوجہد کرتا ہے۔ جال میں اور زیادہ پھنستا جاتا ہے +

لیکن ترقی کے وقت چونکہ کامیابی کا زمانہ ہوتا ہے ان سے غلطی بھی ہوتی ہے تو کچھ نفع ہی حاصل کر لیتے ہیں اور اسکی وجہ یہ ہوتی ہے کہ ہر وقت وہ اُس طرف متوجہ رہتے ہیں کہ جہاں غلطی ہوئی۔ فوراً اس کا ازالہ کرنا شروع کر دیا۔ اور اس طرح اپنی غلطی کے نقصانات کے اثر سے بچ جاتے ہیں +

ایسے اوقات میں قوم کی ایسی حالت ہوتی ہے کہ وہ کھیلوں اور تماشوں سے بھی فائدہ حاصل کر لیتی ہے اور وہی بات جو ایک دوسری قوم کی تباہی کا باعث ہو جاتی ہے۔ اسکے لئے مفید و بابرکت ہو جاتی ہے +

انگریزوں کو ہی دیکھ لو کھیل اور تماشوں سے کسقدر فوائد حاصل کر رہے ہیں۔ وہی کھیلیں جو انھیں عمدہ سے عمدہ مضبوط سپاہی تیار کر کے دے رہی ہیں۔ ہندوستانی طالب علموں کو علم سے محروم کر رہی ہیں۔ وہی تماشے جو ہندوستانیوں کو تحت الثرا کیطرف لے جا رہے ہیں انھیں سے وہ لاکھوں روپیہ کما رہے ہیں +

ہندوستان بھی جب ترقی کے اعلےٰ معیار پر پہنچا ہوا تھا۔ تو اس کا بھی یہی حال تھا اور ہندوستانی آجکل کیطرح سُست کاہل اور جاہل نہ تھے بلکہ ہر کام میں حکمت سے فائدہ اُٹھایا جاتا تھا +

لڑکیوں کی ایک کھیل کو جب میں دیکھتا ہوں تو حیرت آتی ہے کہ کس دانا انسان نے اسے ایجاد کیا تھا۔ بچوں کو فطرتاً کھیل کود سے رغبت ہوتی ہے اور اگر کوئی شخص کوشش کرے کہ بچوں کو کھیل سے بالکل علیحدہ رکھا جائے تو انکے دماغ پر خطرناک اثر پڑے اور ممکن کہ وہ دیوانے ہو جائیں کیونکہ انسانی دماغ فارغ نہیں بیٹھ سکتا اور بچے چونکہ نادان ہوتے ہیں وہ کوئی مفید کام تو کر نہیں سکتے اس لئے اپنے فارغ اوقات کو کھیل میں لگا دیتے ہیں۔ اور اگر اس سے انکو روکا جائے تو انکے خالی اوقات میں تخیلات کی ترقی انکے دماغ کو نقصان پہنچائے +

پس جب کھیل بچوں کے لئے ضروری ہے اور اسکے بغیر انکا گذارہ نہیں۔ کسی دانا نے اس کھیل سے ایک نہایت مفید کام لے لیا ہے اور لڑکیوں کیلئے گڑیوں کی کھیل ایجاد کی + گڑیوں کی کھیل ایسی ہے کہ جس میں بچہ اپنی اس چھوٹی سی عمر میں آیندہ ضروریات کو پورا کرنے کے قابل ہو جاتا ہے۔ اگر یوں لڑکیوں کو کام میں لگا دیا جائے۔ تو شائد ان کے دماغ پر بہت بُرا اثر پڑے لیکن گڑیوں کے ذریعہ وہ سینا پرونا۔ کھانا۔ پکانا گھر کا انتظام سب سیکھ لیتی ہیں۔ گڑیا کے لئے کپڑے سیتی ہیں تو سینا آجاتا ہے گڑیا کی شادی ہوتی ہے تو کھانا پکانا آجاتا ہے۔ گڑیا کے مکان کو صاف رکھتی ہیں۔ اس کا انتظام کرتی ہیں۔ تو امور خانہ داری میں دسترس پیدا ہو جاتی ہے اور ساتھ ہی کھیل کی کھیل ہے اور بچہ کے دماغ پر کوئی زور نہیں بلکہ وہ اَور خوش ہوتا ہے +

یورپ کا نو ایجاد کنڈر کارٹن اس سے زیادہ دلچسپ اور مفید نہیں ہو سکتا۔ جتنا گڑیوں کا کھیل لڑکیوں کے امور خانہ داری سکھانے میں مفید ہو سکتا ہے +

مگر افسوس ہے کہ ایسے سہل اور مفید طریق سے بھی اب ہندوستانیوں نے فائدہ اُٹھانا چھوڑ دیا ہے اور اس میں بھی یورپ کا ہی دخل ہے۔ پہلے لڑکیاں گڑیاں بناتی تھیں۔ پھر انکے کپڑے سیتی تھیں۔ اب یورپ سے بنی بنائی گڑیاں آجاتی ہیں۔ اور ہر قسم کے عمدہ سے عمدہ کپڑے انکے بدن پر ہوتے ہیں۔ اور لڑکیوں کو خود کام کرنیکی ضرورت نہیں رہی۔ گویا اسراف مال تو رہ گیا ہے لیکن جو فوائد تھے وہ اُڑ گئے ہیں۔ اور جس غرض کو مدنظر رکھ کر داناؤں نے اس کھیل کا رواج کیا تھا۔ اسے لوگ بُھلا بیٹھے ہیں۔ ایسی صورت میں پھر وہ تربیت لڑکیوں کی کیونکر ہو سکتی ہے جو پہلے ہوتی تھی۔ سکولوں میں جو سینا پرونا سکھایا جاتا ہے۔ وہ چونکہ تعلیم کے طور پر ہوتا ہے لڑکیوں کو اس سے بالطبع گھبراہٹ پیدا ہوتی ہے پس بہتر ہے کہ جب بچوں کو کھیل کے لئے کھلونے لیکر دئے ہی جاتے ہیں تو ایسی کھیلوں میں انھیں لگایا جائے کہ جن سے کچھ فائدہ ہو۔ یورپ کے بنے ہوئے کھلونوں سے بہتر ہے کہ انھیں خود کھلونے تیار کرنے میں لگایا جائے تاکہ وہ کھیل کھیل میں تعلیم بھی حاصل کریں +

لیکن ہر کام میں افراط و تفریط سے بچنا چاہیئے۔ ایسا بھی نہ ہو کہ زندوں کی بجائے کپڑے کے چیتھڑوں پر ہی روپیہ خرچ ہونے لگے +

قابل توجہ زمینداران

گو اخراجات رہائش روز بروز بڑھتے جاتے ہیں۔ اور ہر چیز گراں ہو رہی ہے۔ مگر پھر بھی اگر غور سے دیکھا جائے تو زمین کا کرایہ ابھی نسبتاً بہت کم ہے کوئی دن ایسے تھے کہ ایک پیسہ کے نصف درجن انڈے آجاتے تھے یا ڈیڑھ آنہ دو آنہ کو ایک مرغی آجاتی تھی۔ یا ایک روپیہ کا دو تین سیر گھی آجاتا تھا۔ مگر اب اس کے مقابلہ میں دو دو پیسہ کو انڈا فروخت ہوتا ہے۔ اور مرغی دس آنہ سے ایک روپیہ تک بکتی ہے اور گھی تیرہ چھٹانک مشکل سے ملتا ہے مگر اسکے خلاف اگر زمین کو دیکھیں تو اسکا کرایہ اس گرانی کے مقابلہ پر زیادہ نہیں بڑھا۔ بلکہ محنت کش اور غریب آدمی کے لئے بہت سا موقعہ ہے کہ وہ اگر اپنی زمین نہیں تو دوسرے کی زمین ٹھیکہ پر لیکر کاشتکاری کرے اور اس کام میں وہ نسبتاً زیادہ روپیہ کما سکتا ہے۔ لیکن مشکل یہ ہے کہ ہندوستان میں زراعت کیطرف پوری توجہ ہی نہیں کی گئی۔ اور باوجود ایک زرعی ملک ہونے کے ہندوستان دوسرے ممالک سے زرعی علوم سے فائدہ اُٹھانے میں پیچھے ہے +

زمینداری کے لئے یہ ضروری نہیں کہ وہ زیادہ ہو بلکہ ضرورت اس بات کی ہے کہ خواہ زمین تھوڑی ہی ہو۔ اسپر محنت خوب کی جائے اور اسے عمدہ بنایا جائے۔ ایک کسان جس کے پاس ایک سو بگھہ زمین ہو۔ لیکن وہ اسپر پوری طرح محنت سے کام نہ کرے تو اس سے بہت زیادہ وہ کسان آسودہ ہوگا جس کے پاس دس بگھہ زمین ہو۔ اگر وہ اسپر پوری طرح سے محنت کرے +

انگلستان میں زمین کم ہے اور آبادی زیادہ۔ تھوڑی تھوڑی زمینوں پر کسان گزارہ کرتے ہیں۔ اور ہندوستان کے زمینداروں سے اچھی حالت میں ہیں۔ بلکہ ان کے مقابلہ میں امیر الامرا معلوم ہوتے ہیں۔ اسکی یہی وجہ ہے کہ وہ اپنی محنت و کوشش سے زمین کے دفینہ کو نکالنے کی کوشش کرتے ہیں مگر ہندوستانی کسان اپنے پُرانے اوزاروں اور طریقِ کاشت کو ترک کرنا قریباً کفر سمجھتے ہیں +

ضرورت ہے کہ تھوڑی تھوڑی زمین پر علوم جدیدہ کے تجربہ کئے جائیں۔ کیونکہ جو لوگ وسیع قطعات اراضی پر تجربات کرتے ہیں وہ اکثر ناکام رہتے ہیں۔ کیونکہ ان کے پاس روپیہ نہیں ہوتا اور تجربات جدیدہ چاہتے ہیں کہ ان پر بہت سا روپیہ خرچ کیا جائے +

ایک انگریز خاندان نے اپنی سرگزشت لکھی ہے کہ قریباً نو آدمی صرف پانچ ایکڑ اراضی پر بفراغت گزارہ کرتے رہے۔ اور گو انکو اور زمین مل سکتی تھی۔ مگر انھوں نے اس وجہ سے نہیں لی کہ

زیادہ زمین کی وجہ سے وہ اس پر کافی وقت نہ خرچ کر سکینگے +

اسی طرح امریکہ میں ایک شخص کی نسبت معلوم ہوا ہے کہ اسے ایک جگہ ایک سو ساٹھ ایکڑ اراضی ملی - اس نے اس میں سے چالیس ایکڑ کی کاشت کرنی چاہی - مگر کامیاب نہ ہو سکا - اور گزارہ کرنا مشکل ہو گیا - رفتہ رفتہ اس نے زمین کم کرنی شروع کی - اور آخر صرف دو ایکڑ زیر کاشت رہ گئی - اس کی کھاد کے لئے وہ درختوں کے پتے لاکر اس میں دفن کر دیتا تھا - اب اسکی حالت سُدھر گئی ہے اور دو ایکڑ زمین کی آمد چالیس ایکڑ سے بہت زیادہ ہے +

یورپ میں جرایم کی ترقی

براعظم یورپ سب براعظموں سے زیادہ متمدن اور مہذب سمجھا جاتا ہے اور یہاں کے لوگ دوسرے لوگوں کو اپنے سے ادنیٰ خیال کرتے ہیں - ہم بھی اس بات سے انکار نہیں کر سکتے - کہ عیسائی یورپ نے مادی دُنیا میں بڑی ترقی کی ہے اور ثابت کر دیا کہ ضل سعیہم فی الحیٰوۃ الدنیا فہم یحسبون انہم یحسنون صنعا - اہنی کی صفت میں اُترا ہے - دُنیا کے ہر کسب میں کمال کر کے عزیز جہاں بن گئے ہیں - من کان یرید الحیٰوۃ الدنیا و زینتہا نوف الیہم اعمالہم فیہا وھم فیہا لا یبخسون - جو اس دنیا کی حیاتی اور اسکی زینت چاہتا ہے ہم انکے اعمال کا ثمرہ پُورا دینگے - جو وہ دُنیا کے لئے کرتے ہیں - اور انہیں ان سے کمی نہیں کیجائیگی - مادی یورپ نے مادیات میں انہماک سے قرآن کریم کی تصدیق کر دی ہے کہ وہ خدا تعالےٰ کی طرف سے ہے +

انجیل کی تعلیم سے معلوم ہوتا ہے کہ مادی ترقی شیطان کی پرستش کرنے سے یورپ کو حاصل ہوئی ہے اور جب سے یورپ دولتمند براعظم بنا ہے تب سے یہ خدا کی بادشاہت سے خارج کیا گیا ہے - کیونکہ انجیل میں لکھا ہے کہ دولتمند کا خدا کی بادشاہت میں داخل ہونا ایسا ہی محال ہے جیسا کہ ایک سوئی کے ناکے سے اونٹ کا گزرنا محال ہے +

جہاں یورپ نے دنیاوی علوم و فنون میں ترقی کی ہے وہاں عیسائی یورپ نے جرایم میں بھی کمال کر دیا ہے - کیوں نہ ہو کفارہ نے جرائم کا باب کھول دیا ہے - پولوس کا قول ہے - پیٹ بھر کے گناہ کرو - کیونکہ خداوند تمہارے لئے کفارہ ہو گیا - اور شریعت کو لعنت اور کہنہ چادر سے تعبیر کیا ہے - یہی وجہ ہے کہ روشن اور منور براعظم میں دوسرے ممالک کی نسبت زیادہ جرائم پائے جاتے ہیں - اور یہاں کے لوگوں نے جرائم میں بھی کمال کر کے دکھلا دیا ہے - ذیل میں ہم ٹائمز کا ایک مضمون نقل کرتے ہیں - جس سے پتہ لگتا ہے کہ یورپ نے چوری میں بھی کمال کیا ہے ۱۶-ماہ گذشتہ کو لنڈن میں معلوم ہوا - کہ ۱۸۶ موتیوں کی ایک گرمن کی مالا مفقود ہے جس کی قیمت ۱۷ یا ۱۹ لاکھ روپیہ کے مابین ہے -

تعجب یہ ہے کہ وہ موتیوں کی سلک باقاعدہ بیمہ کرائی گئی تھی - اور ڈاک کے ذریعہ ایک محفوظ سر بمہر پیکٹ میں پیرس سے لنڈن بھیجی گئی تھی - چوروں کا کمال ہے کہ منگل کو ۹ بجے شام کے پیرس میل میں یہ مالا روانہ ہوتی ہے اور ایک بجے رات کے کلے پہنچتی ہے اور بدھ کی صبحکو بوقت پونے چھ بجے چارنگ کراس میں یہ پیکٹ پہنچتا ہے (یہ پیکٹ بنام مسٹر میکس سیر تھا جو کہ ایک بڑا تاجر ہے اور آسٹریلیا کے موتی پہچاننے میں بڑا ماہر ہے) پیکٹ لیکر سیف (لوہے کی ایک بھاری المارئی ہوتی ہے جسمیں نقدی اور زیورات رکھے جاتے ہیں) میں رکھا جاتا ہے کیونکہ میکس سیر موجود نہ تھا - اسکے آنے پر پیکٹ سیف سے نکالکر کھولا جاتا ہے اور دیکھتے ہیں کہ وہ چمڑے کا تھیلا جسمیں لڑی چاہیئے تھی - بالکل خالی ہے - اور اس کے ارد گرد قند کے چند ٹکڑے ہیں جو اس لئے پیکٹ میں ڈالے گئے ہیں - تاکہ اس کا اصلی وزن قائم رہے خیال کیا جاتا ہے کہ چونکہ قند فرانس کی تھی - اس لئے وہاں ہی یہ حادثہ ہوا ہے - گزشتہ ایام میں جواہرات کی اتنی چوریاں ہوئی ہیں کہ گویا جواہرات پر ایک ملیا میٹ کر دینے والا طوفان آرہا ہے +

چند روز گزرے ہیں کہ پیرس سے لنڈن کی ایک مشہور دکان میں ایک لاکھ کے جواہرات بھیجے گئے اور وہ راستے میں چُرائے گئے - ۷۵ ہزار کے ہیرے انٹ ورپ میں گم ہو گئے تھے - اور اسی طرح کی بہت سی چوریاں وقوع میں آچکی ہیں - لیکن موجودہ چوری ایک بڑا بھاری نقصان ہے - چار سال ہوئے ہیں کہ ویسٹ اینڈ میں چھ لاکھ روپیہ کی قیمت کے موتیوں کی لڑی گم ہوئی تھی - اور اسوقت اس کا بڑا چرچا ہوا تھا - اور ملک میں ایک ہنگا برپا ہو گیا تھا - ان گمشدہ جواہرات کے بارے میں فوراً پولیس کو اطلاع دیگئی اور سکاٹلینڈ یارڈ کی خفیہ پولیس کے ہاتھ میں یہ معاملہ دیا گیا - لنڈن کی بجائے پیرس میں تحقیقات کیجا رہی ہے کیونکہ نہ صرف قند ہی فرانس کی تھی بلکہ اس میں ایک ایسا کاغذ بھی تھا جو فرانس کا بنایا ہوا تھا - اس لئے یقین کیا گیا ہے کہ فرانس میں چوری ہوئی ہے - اگر مہذب دُنیا اس تعلیم پر عمل کرے جو قرآن کریم نے چور کے متعلق دی ہے تو انشاء اللہ تعالےٰ ان بھاری نقصانوں سے امن میں آجائے - السارق والسارقۃ فاقطعوا ایدیھما جزاء بما کسبا نکالا من اللہ واللہ عزیز حکیم جیسا کہ اور بہت رفاہ عام کی باتیں اسلام سے لی ہیں - ایسا ہی اس تعلیم کو بھی لے لیں تو ان کا کیا حرج ہے - مفید چیز جہاں سے ملے لے لینی چاہیئے +

احمدی جماعت متوجہ ہو

جیسا کہ ہماری جماعت ہمیشہ بیان کرتی ہے اور جیسا کہ قرآن شریف واحادیث سے معلوم ہوتا ہے احمدی جماعت وہ جماعت ہے کہ جسے خدا تعالیٰ نے اپنے بندوں کی ہدایت کے لئے آخری زمانہ میں پیدا کیا ہے اور جسکی نسبت اللہ تعالےٰ فرماتا ہے - واخرین منہم لما یلحقوا بہم - اور باوجود اسکے کہ یہ زمانہ بدیوں اور بدکاریوں سے پُر ہے اور میں لوگوں کو دیکھتا ہوں کہ وہ دین کو چھوڑ کر دُنیا کی طرف متوجہ ہو رہے ہیں - احمدی جماعت حتی المقدور دین کی اشاعت میں ہر طرح سے کوشاں ہے - اور صرف یہی جماعت ہے جو باوجود غریب اور کمزور ہونے کے خدا کے لئے اشاعت اسلام کے لئے - امر بالمعروف کے لئے ہزاروں روپیہ سالانہ خرچ کر رہی ہے اور ایسے ایسے آدمی جنکی شکل دیکھ کر دوسرا خیال کرے کہ یہ تو شاید ایک پیسہ بھی خرچ نہ کریں - اتنی اتنی بڑی رقمیں محض ابتغاء مرضات اللہ کے لئے دیدیتے ہیں کہ دیکھنے والوں کو سخت حیرت ہوتی ہے - ایسے لوگ بھی ہیں جو خود تنگی برداشت کر لیتے ہیں - بیوی بچوں کے خرچ میں کمی کر لیتے ہیں - مگر خدا کے نام کے روشن کرنے اور اعلاء کلمۃ الحق کے لئے روپیہ بچا چھوڑتے ہیں - لیکن باوجود ایک حصہ جماعت کی ایسی سخت کوششوں کے میں دیکھتا ہوں کہ صدر انجمن احمدیہ کو بار بار تاکید کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے کہ روپیہ بھیجو کیونکہ فنڈ مقروض ہو رہے ہیں - اور خدا چاہتا ہے تو اسوقت کی ضرورت پوری بھی ہو جاتی ہے -

آج میں بھی ایک ایسی ہی حاجت کی وجہ سے آپ لوگوں کو اس ضرورت کیطرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں - کہ جسقدر جلد ہو سکے اپنے ماہواری چندوں کے علاوہ ایک رقم چندہ کی جمع کر کے ارسال کریں - تاکہ مختلف صیغہ جات کے کام جاری رہ سکیں +

شاید آپ لوگوں کو یہ سُنکر حیرت ہو کہ اسوقت دفتر محاسب میں گیارہ ہزار روپیہ کے بل پڑے ہیں اور صرف ننانوے روپیہ خزانہ میں جمع ہیں - اب بتلائیے کہ اس صورت میں قادیان کے کام کس طرح جاری رہ سکتے ہیں +

لنگر خانہ مقروض ہے اور ایک مدت سے مقروض چلا آتا ہے لیکن آجکل تو رمضان کی وجہ سے حضرت خلیفۃ المسیح کا درس سننے کے لئے لوگ بکثرت آئے ہوئے ہیں - اور خاصہ ایک جلسہ ہو رہا ہے اس لئے اخراجات آگے کی نسبت بہت زیادہ ہو گئے ہیں لیکن آمدنی پہلے سے بھی کم ہے جسکی وجہ سے لنگر بہت ہی مقروض ہو رہا ہے لیکن کیا آپ سمجھتے ہیں کہ ہمیشہ قرض ملتا ہی چلا جاوے گا - کیا قرض دینے والوں کے خزانے ایسے عظیم ہیں - آخر ایک دن وقت پیش آئیگی پھر کیا دوست احباب کو پسند کرتے ہیں کہ وہ لنگر جیسے

الہام کے ماتحت خدا تعالیٰ کے حکم سے حضرت مسیح موعود نے جاری کیا تھا۔ آج فنڈ کی کمی کی وجہ سے بند کر دیا جائے ؟ کیا کوئی غیر تمند اور دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والا احمدی اس بات کو پسند کر سکتا ہے ؟

اگرچہ آپ لوگ مجھ سے دُور ہیں اور میری آنکھوں سے کوئی مشرق میں ہے تو کوئی مغرب میں کوئی شمال میں تو کوئی جنوب میں۔ اگرچہ میرا ہاتھ آپ لوگوں کے سینہ پر نہیں ہے لیکن میں آپکے ایمان کو جانتا ہوں اور باوجود دُوری کے میرا دل محسوس کر رہا ہے کہ اس بات کو سُنکر آپ کے دل دھڑک جائینگے اور آپکی آنکھیں پُرنم ہو جائینگی۔ کہ ہماری کسی سُستی یا غفلت کیوجہ سے خدا تعالےٰ کے ماموُر کا لگایا ہوا پودہ سوکھ جائے۔ میں اپنے یقین کی آنکھوں سے اس بات کو دیکھ رہا ہوں کہ آپ اس خیال کو بھی ناپسند کرتے ہیں۔ اپ اس بات کو اپنے دل میں لانا بھی مکروہ جانتے ہیں +

میں یقین رکھتا ہوں کہ صرف ناواقفیت کی وجہ سے ایسا ہوا ہے۔ اگر آپ لوگوں کو معلوم ہوتا۔ کہ صدر انجمن کے خزانہ ایسے خالی ہیں اور قادیان میں جو کام ہمارے پیارے امام نے شروع کئے تھے انکے لئے روپیہ کی ایسی سخت ضرورت ہے تو پیشتر اسکے کہ آپکے سامنے کوئی اپیل کیجائے۔ آپ خود ہی اس ضرورت کو محسوس کرتے اور بغیر کسی تحریک کے اس مشکل کے حل کرنے کی طرف متوجہ ہو جاتے +

لیکن میں امید کرتا ہوں کہ اب جبکہ آپ کو اس بات کا علم ہو گیا ہے کہ صدر انجمن کے مختلف محکموں میں اور خصوصاً لنگر خانہ میں روپیہ کی سخت ضرورت ہے اور گیارہ ہزار روپیہ کے بل ادا کرنے ہیں آپ اس طرف ضرور توجہ کرینگے اور اس رقم کے پورا کرنے میں پوری کوشش کرینگے +

اللہ تعالےٰ خوب جانتا ہے اور وہ دلوں کا شاہد ہے وہ عالم سرِ و اخفیٰ ہے کہ مجھے آپ سے اپیل کرتے ہوئے بھی شرم آتی ہو کیونکہ ایک جاگتے ہوئے انسان کو جگانا گویا اس کی ہتک کرنا ہے اور میں دیکھتا ہوں کہ آپ لوگ اپنی طاقتوں سے بڑھ کر چندے دے رہے ہیں۔ پھر بار بار آپ کو تکلیف دینی ایک تکلیف دہ امر ہے لیکن جن کاموں کے لئے روپیہ کی ضرورت ہے ان کا چلانا ہم سب کا فرض ہے اور ایک دو شخصوں کا نہیں۔ بلکہ سب جماعت کا فرض ہے پس مجھے یہ بھی تسلی ہے کہ میں اس تحریر کے ذریعہ سے انھیں انکے فرائض ہی یاد دلا رہا ہوں۔ اور اگر میں خیال کرتا کہ یہ میری تحریر کسی ایسی قوم کے سامنے پیش ہو گی جو اپنے فرائض سے غافل ہے تو میں کبھی اس تکلیف کو برداشت نہ کرتا۔ **لیکن میں جانتا ہوں کہ جن لوگوں سے میں درخواست کر رہا ہوں وہ مجھ سے پہلے اس نقص کو پورا کرنے کے لئے تیار ہیں**

اور گو ایک غریب جماعت ہونیکی وجہ سے انکے ذرائع محدود ہیں لیکن انکے دل وسیع ہیں اور انکے دلونمیں ایمان کا ایک ایسا قیمتی ہیرا ہے۔ کہ جسکی قیمت میں تمام دنیا کی بادشاہتیں۔ ہاں ساری بادشاہتیں بھی ارزاں ہیں۔ انکے دلونمیں یقین کا ایک ایسا چشمہ پھوٹ رہا ہے کہ جس نے دنیا کی محبت کو بالکل سرد کر دیا ہے۔ وہ محبت الٰہی کے نشہ میں مخمور ہیں۔ اور انکے دل عشق الٰہی سے معمور ہیں +

پس مجھے تسلی ہے کہ میری آواز بیکار نہ جائیگی۔ اور خدا تعالےٰ ایسے دل پیدا کر دیگا۔ جو دیوانہ وار لبیک کہتے ہوئے دوڑیں گے اور خدا کے سلسلہ کی تائید میں کسی قسم کا دریغ نہ کرینگے +

بیشک گیارہ ہزار کی رقم ایک بہت بڑی رقم ہے اور جماعت کی حالت کے لحاظ سے بظاہر اس کا پورا ہونا مشکل معلوم ہوتا ہے لیکن میں تمہارا اندازہ تمہارے کپڑوں اور تمہاری شکلوں سے نہیں۔ بلکہ تمہارے دلوں سے کرتا ہوں۔ جو یقین و ایمان سے پُر ہیں +

بیشک ایک حصہ جماعت کا ایسا بھی ہے جو چندوں میں سست ہے اور اسی وجہ سے چندوں میں کمی رہتی ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس موقعہ پر وہ بھی اپنی سُستی کو ترک کر کے ضرورت کو سمجھینگے اور ہمت سے کام لینگے +

لنگر خانہ کے لئے اسوقت چار ہزار روپیہ کی۔ اور دیگر صیغوں کے لئے سات ہزار کی ضرورت ہے۔ لنگر خانہ کے لئے چار ہزار کی رقم تو فوراً جمع ہو جانی چاہیئے۔ اور دوسری سات ہزار کی رقم بھی دو ماہ کے اندر پہنچ جائے تو کام چل سکتا ہے +

تمام احباب کو چاہیئے کہ اس اعلان کو پڑھتے ہی خود چندہ دیں۔ دوسروں سے لیکر بھجوائیں۔ سیکرٹری فوراً جلسہ کر کے جماعت کو یہ اشتہار سُنائیں اور بہت جلد رقم مطلوبہ جمع کر کے بھجوا دیں آپ لوگوں نے اپنے آپ کو ایک شخص کے ہاتھ پر بیچ دیا ہے اور وہ حکم دیتا ہے کہ میں انکی طرف سے مندرجہ ذیل الفاظ کا اعلان کر دوں۔ میں دیکھتا ہوں کہ سچے دل سے بیعت کرنیوالے کس شوق سے اس آواز پر لبیک کہتے ہیں +

برادران و احباب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہٗ

مہمانخانہ اسوقت چار ہزار روپیہ کا زیربار ہے۔ رمضان شریف جیسے مبارک مہینہ میں بعض احباب باہر سے آئے ہیں تو انھوں نے کھانے پینے کا انتظام اپنا خود کیا ہے۔

یہ کیسا رنج دہ امر ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا ہے۔ جو جماعت کا آدمی تین ماہ چندہ نہ دے۔ وہ تین ماہ کے بعد غفلت کے باعث جماعت سے علیحدہ قرار دیا جائے +

بے ریب بعض احباب صدہا روپیہ چندہ میں دیتے ہیں۔ مگر بعض بالکل سُست و بے پروا ہیں۔ بعض آدمی ایسے ہیں۔ جو اسکو ضروری کیا لغو خیال فرماتے ہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وانفقوا فی سبیل اللہ ولا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ۔ پیارو ہمت کرو کہ یہ تد قرضہ سے سبکدوش ہو۔ ید اللہ مغلولۃ نہ کہیو + سہ

بمفت این اجر نصرت را دہندت اے اخی ورنہ

قضائے آسمانست ایں بہر حالت شود پیدا

نور الدین

دیانند۔ رامچندر اور کرشن سے بڑھکر تھا

یہ نام رغوب دعویٰ آریوں کا ہے چنانچہ ارجن لکھتا ہے کہ رامچندر اور کرشن مہاراج کا درجہ مہرشی دیانند سرتی سے بہت نیچے تھا۔ یہ برہمچاری وہ گھرستی۔ یہ رشی وہ مہاراجے رامچندر کے اشارے سے اسکے بھائی لکشمن نے سروپنکھا پر ہاتھ اُٹھایا جو کشتری دھرم کے خلاف ہے۔ کرشن مہاراج نے کئی مرتبہ دھوکا اور جھوٹ سے کام لیا۔ اور جنگ مہابھارت میں یدھشٹر کو جھوٹ بولنے کی ہدایت کی" ہم نے ارجن کے ان الفاظ کو نہایت افسوس اور دُکھ کے ساتھ پڑھا۔ اور امید ہے کہ تمام ہندو پبلک ارجن کی اس حرکت ناشائستہ اور اس دیدہ دلیری پر اپنی ناراضگی کا اظہار کریگی۔ اور اگر اسکے بعد بھی شریف ہندو آریوں کو اپنا جزو سمجھیں۔ تو انکی بے غیرتی پر افسوس ہے۔ کیا کسی کو اعلےٰ درجے کا انسان ثابت کرنے کا یہی طریق ہے کہ دوسروں کو جھوٹا اور دھوکا باز۔ اور دھرم کی خلاف ورزی کرنیوالا ٹھیرایا جائے۔ جیسا کہ عیسائیوں کا طریق ہے کہ جب وہ مسیح کی فضیلت کی کوئی وجہ نہیں پاتے تو دوسرے راستبازوں کو چور اور بٹمار کہتے ہیں۔ دیانند کی سوانح عمری سے اس قسم کے کئی واقعات پیش ہو سکتے ہیں۔ اور ستیارتھ پرکاش سے دھوکہ دکھایا جا سکتا ہے۔ حق یہ ہے کہ ان لوگوں کی زبان درازی حد سے بڑھ گئی ہے۔ اس کا کچھ نہ کچھ تدارک ہونا چاہیئے۔ یہ لوگ دوسروں پر عیب لگانے سے ٹلتے نہیں۔ چنانچہ آریہ گزٹ نے لکھا ہے ہم "مرزا صاحب" کو زندہ خدا مانتے ہیں جب اس کا ثبوت مانگا گیا تو کس ڈھٹائی میں لکھتے ہیں۔ کہ پیغام صلح نے اشارۃً لکھا تھا۔ ذرا وہ فقرہ ہمیں بھی دکھاتا تھا۔ پھر یہ کہ تم لوگ" احد احمد میں فرق نہ کوئی" کہتے ہو۔ حالانکہ یہ بھی سیاہ جھوٹ ہے اور افتراء ہے۔ کوئی تحریر یا قول اس بارے میں تم احمدیوں کا پیش نہ کر سکو گے۔ پھر یہ کہ بعض احمدی الگ کلمہ پڑھتے ہیں۔ مگر کیا کسی کا کلمہ پڑھنا اسے خدا بناتا ہے دوم۔ وہ کون احمدی ہے جسے خلیفۃ المسیح احمدی کہتے ہیں اور وہ الگ کلمہ پڑھتا ہے۔ ایسے ناپاک افتراؤں سے آپ فتحیاب نہیں ہو سکتے +

غیر مذاہب کی تبلیغی کوششیں

ایک طرف قرآن شریف کے حکم دیکھ کر۔ دوسری طرف اپنے اعمال دیکھ کر شرم آجاتی ہے کہ ہم بھی منسے اسلام کے ہیں۔ اور کیا جو کچھ اسوقت مسلمان کر رہے ہیں۔ وہ قرآن شریف کے مطابق ہے۔ کجا وہ قرون اولیٰ کے مسلمان کہ ہر وقت سر بکف رہتے تھے۔ کجا آجکل کے مسلمان کہ دین کی راہ میں کانٹا تک چبھے تو سو سو شبہات پیدا کرتے ہیں۔ ایک وہ تھے جنہوں نے بغیر کسی اجر و انعام کے بغیر کسی غرض شہرت کے دنیا کے ایک سرے سے دوسرے تک اسلام کو پھیلا دیا۔ اور ایک آجکل مسلمان ہیں کہ اول تو اپنے کاموں سے فرصت ہی نہیں۔ پھر اگر کوئی کام کرتے بھی ہیں تو طلب شہرت کے لئے۔ اور اپنے آپ کو ایسا سمجھ بیٹھتے ہیں۔ کہ گویا خدا پر احسان کیا ہے۔ اور اسے ایسا بڑھا بڑھا کر بیان کرتے ہیں کہ گویا انکے کام کی نظیر دنیا میں نہیں ملتی۔ مگر نہیں جانتے کہ ابھی اسلام کے صحیح مفہوم کے حاصل کرنے میں برسوں کا عرصہ پڑا ہے ✢

ادھر مسیحیوں کو دیکھو تو مریم کے بیٹے کو خدا کا بیٹا ثابت کرنے کے لئے ایسی سر توڑ کوششیں کر رہے ہیں کہ حیرت آجاتی ہے۔ ایک کھاتا پیتا۔ جیتا مرتا انسان کہاں۔ اور الوہیت کہاں۔ زبان سے بیان کرتے ہوئے شرم آتی ہے مگر ہمت و استقلال کو دیکھو ہر ملک و علاقہ میں پہنچتے ہیں۔ اور اپنے عقائد کے بیان کرنے سے نہیں جھجکتے۔ ماریں کھاتے ہیں۔ قتل ہوتے ہیں بھوکے رہتے ہیں دشوار گذار راستے طے کرتے ہیں مگر اپنا کام کرتے ہیں۔ اور پھر نہایت خاموشی سے کرتے ہیں کسی قسم کی نمایش سے کام نہیں ✢

اعانت کرنے والے ایسے ہیں کہ گھر میں فاقہ کرکے ان کو روپیہ پہنچاتے ہیں۔ اور بائیبل کو دنیا میں پھیلانے کے لئے کسی قسم کے خرچ سے گریز نہیں کرتے ✢

امریکہ میں ابتک کسیوں کی آبادی باقی ہے اور انکے مسیحی بنانے کے لئے پادری سر توڑ کوششیں کر رہے ہیں۔ بلز ایک رپورٹ ہے اسمیں جو کچھ مسیحی کوششیں ہوئی ہیں۔ ان کا خلاصہ میں آجکل درج کرتا ہوں ✢

بیسیوں سال ہوئے اس ملک میں شاہی حکومت تھی اسوقت یہاں مرد و عورت ملا کر پچیس واعظ تھے۔ کچھ دیسی واعظ بھی تھے تین چار سکول تھے دو چھوٹے چھوٹے اخبار نکلتے تھے۔ اور پانچ ہزار سے کم عیسائی ✢

لیکن اب جو بیس سال کے بعد مسیحیت نے اسقدر ترقی کی ہے کہ اب ایک سو پچیس پادری کام کر رہے ہیں۔ اور ایک سو چالیس دیسی واعظ ہیں۔ اور تقریباً پچیس ہزار مسیحی ہوئے ہیں۔ پینتالیس سنڈے سکول ہیں۔ پندرہ سو استاد ہیں۔ سات سو پچھتر افسر اور بیس ہزار تحصیل یافتہ ہیں ✢

علاوہ ازیں مشن سکولوں میں پانچ ہزار طلباء تعلیم پا رہے ہیں نوجوانوں کی انجمن میں دو ہزار نوجوان کام کر رہے ہیں۔ ایک لاکھ بیس ہزار بائیبل یا اسکے حصص بیچے یا تقسیم کئے جاتے ہیں ✢

صرف امریکن بائیبل سوسائٹی نے اس چوتھائی صدی کے عرصہ میں تو لاکھ سولہ ہزار آٹھ سو چورانوے بائیبل تقسیم کی ہے پچھلے سال اس سوسائٹی نے ستر ہزار پانچ سو چورانوے بائیبل تقسیم کی ✢

مگر سوال یہ ہے کہ تم نے اسلام کی اشاعت کے لئے کیا کیا؟

اُستادوں کی بیقدری

تحصیل علم پر تو تمام مہذب قومیں زور دیتی ہیں لیکن تعجب ہے کہ اُستادوں کی حالت ہمیشہ ناگفتہ بہ رہی ہے۔ ہندوستان میں ایک مدت سے اسبات کا شور پڑ رہا ہے کہ اُستادوں کی تنخواہیں کم ہیں۔ ایک پرائمری کے مدرس کو آٹھ نو روپیہ ملتے ہیں۔ دفتر کے چپڑاسی کو بھی قریباً یہی ملتا ہے (عرب میں بیٹھنے دیکھا ہے دربان کو بیس روپیہ ماہوار اور روٹی ملجاتی ہے) سٹیشن کے قلی ایک پرائمری کے مدرس سے بہت زیادہ کما لیتے ہیں۔ بلکہ شائد یہ بھی غلط نہ ہو کہ بعض مزدور بعض مڈل کے مدرسین سے بھی زیادہ آمدنی رکھتے ہیں۔ عربی فارسی کا مدرس ہو تو اسکی حالت تو پوچھو ہی نہیں۔ اگر کسی مسجد میں پڑھاتا ہے تو سال کے سال چند دانے ملجاتے ہیں۔ اور جمعرات کو روٹی۔ کوئی بیاہ شادی ہو تو دوسرے خدام کے ساتھ میاں جی کو بھی کچھ ملجاتا ہے لیکن مراسی اور نائی سے بہت کم۔ مگر وہ اسی کو غنیمت جانتے ہیں ✢

انگریزی مدارس میں عربی فارسی کے مدرس کا آخری معیار ترقی اکیس روپیہ مقرر ہو گیا ہے۔ یوں بھی دیکھا جائے تو وہ لوگ جو محکمہ تعلیم میں داخل ہوتے ہیں۔ دوسرے لوگوں سے بہت پیچھے رہتے ہیں۔ ایک انٹرنس پاس دفاتر میں دو تین سو روپیہ کا گریڈ بھی حاصل کر سکتا ہے لیکن مدرس شائد سو بھی نہیں پا سکتا ✢

ہندوستان کی حالت کو دیکھ کر تو خیال آتا تھا کہ شائد اسکی گری ہوئی حالت اور غیر ملکی حکومت کا نتیجہ ہے لیکن اب یہ معلوم کرکے تعجب ہوا کہ یورپ و امریکہ میں بھی یہی حال ہے۔ اور وہاں بھی باوجود اس قدر ترقی کے استادوں کی تنخواہوں کا معیار نسبتاً کم ہی ہے۔ جو ہندوستان میں بلکہ یوں کہنا چاہئیے کہ ہندوستان سے بھی بدتر ✢ امریکہ کا اخبار سروے لکھتا ہے

تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ بعض جگہ دربان بھی اُستادوں کی زیادہ تنخواہ پاتے ہیں۔ ایک معلم لکھتی ہے کہ میرا بھائی ہسپتال میں کمپونڈر ہے اسے اٹھارہ روپیہ روزانہ ملتے ہیں۔ لیکن مجھے صرف چھ روپیہ روزانہ ملتے ہیں ✢

اٹلانٹا میں معلوم ہوا ہے کہ ٹون ہال کا ایک ایلیویٹر (جو لوگوں کو لفٹ میں بٹھا کر ایک منزل سے دوسری منزل تک پہنچاتا ہے) لڑکا سال میں عام اُستادوں سے تین سو روپیہ زیادہ کماتا ہے ✢

امریکہ میں ایک کمیٹی اس معاملہ کی تحقیقات کیلئے مقرر کی گئی اس نے سال سے زیادہ تحقیقات کی ہے اور ستر سو پچھتر اُستادوں کی شہادتیں لی ہیں ایک اور تعلیمی کمیٹی نے تحقیقات کی ہے اور معلوم کیا ہے کہ دیہات کے اُستادوں کو عام طور سے پونے پانچسو روپیہ سالانہ ملتا ہے ✢

دوسرے پیشوں کی اوسط سے معلوم ہوا ہے کہ نجاروں کی سالانہ آمدنی اڑھائی ہزار سالانہ ہے۔ کوئلہ کھودنے والے مزدوروں کی دو ہزار روپیہ سالانہ۔ عام کارخانوں میں کام کرنے والوں کی سترہ سو روپیہ سالانہ۔ عام قلیوں کی پندرہ سو روپیہ سالانہ۔ مگر اُستادوں کی بارہ سو روپیہ سالانہ تنخواہ ہے (ہمارے ہندوستانی اُستاد ان تنخواہوں کو سُنکر حیران نہ ہوں۔ یورپ و امریکہ کی رہائش بہت گراں ہونیکی وجہ سے وہاں کی تنخواہیں بھی زیادہ ہوتی ہیں لیکن دیکھنا یہ ہے کہ اُستاد کی تنخواہ عام قلی سے بھی کم ہے اور نجاروں کی تنخواہ تو دگنی سے بھی زیادہ ہے ✢)

معلوم کیا گیا ہے کہ اُستاد اپنے گزارہ کے لئے اور کام بھی کرتے ہیں۔ لیکن وہ کوئی شریفانہ کام نہیں۔ ایک اُستاد فٹ بال کا امپائر ہے۔ دوسرا تماشہ والوں کے ہاں کچھ کام کرتا ہے۔ کچھ عورتیں سینے پرونے کا کام کرتی ہیں۔ کچھ ہوٹلوں میں خدمتگار کا کام کرتی ہیں ✢

ان واقعات سے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں بھی اُستادوں کی سخت بے قدری ہے۔ لیکن جو لوگ آئندہ نسلوں کے اخلاق کے نگران مقرر ہوں۔ ان کے ساتھ یہ سلوک بہت سخت معلوم ہوتا ہے اور اس کا طلباء کے اخلاق پر بھی بہت اثر پڑتا ہے۔ امریکہ تو اس نقص کو دور کرنے پر مائل ہو گیا ہے امید ہے کہ ہندوستان کے ذمہ وار حکام بھی اس طرف بہت جلد توجہ کرینگے ✢

کلام محمود

حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کا عارفانہ کلام ہے۔ کلام کیا ہے سبحان اللہ۔ اپنے اندر کشش مقناطیس سے بڑھ چڑھ کر اثر رکھتا ہے۔ کیوں نہ ہو۔ وہ اشعار جو ایک درد بھرے دل سے نکلیں ساتھیں جو رقت و سوز ہوتا ہے وہ ہرگز ہرگز بناوٹ میں نہیں۔ اور پھر وہ اشعار جو اپنے مولیٰ کی اُلفت و محبت میں لکھے جاویں۔ اُن کا اثر تو جادو سے بھی بڑھ کر ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں آپنے حضرت مسیح موعود کے فراق میں اور قوم کی حالت زار کے متعلق جو اشعار لکھے ہیں۔ وہ صرف پڑھنے سے ہی تعلق رکھتے ہیں۔ ناظرین صرف ایک نسخہ منگوا کر ملاحظہ فرماویں۔ کاغذ نہایت ہی عمدہ ہے۔ لکھائی چھپائی وغیرہ سب کچھ عمدہ ہے قیمت صرف ۴؍ (منیجر)

تمام درخواستیں منیجر الفضل کے نام آنی چاہئیں ✢

خطبہ جمعہ

۵- اگست کو خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح نے سورۃ بقر رکوع ۱۴ پر پڑھا-

فرمایا- انسان کی فطرۃ میں اللہ نے ایک عجیب صفت رکھی ہے کہ جس وقت کوئی شخص اس سے نیکی کرتا ہے تو نیکی کرنیوالے کی محبت اس کے دل میں ضرور ہو جاتی ہے یہ بات انسان تو کیا درندوں اور پرندوں میں بھی پائی جاتی ہے جیسے باز کو دیکھا ہے کہ وہ میر بازکے ہاتھ سے اڑکر اتنی دور تک اوپر چلا جاتا ہے جہاں کسی بادشاہ کسی وزیر کسی حاکم کی دسترس نہیں ہو سکتی مگر وہ احسان کا گرویدہ ایسا ہوتا ہے کہ بلانے پر فوراً واپس چلا آتا ہے- جس وقت وہ شکار پر جھپٹتا ہے تو میں نے دیکھا ہے کہ اس کا پنجہ تو شکار پر ہوتا ہے مگر آنکھ مالک کی طرف ہوتی ہے کہ دیکھ میں نے کیسا کام کیا ہے۔

بیا کیا چھوٹا سا جانور ہے جو لوگ ان کو سدھاتے ہیں انپنے احسان کرتے ہیں ان کے ایسے مطیع فرمان ہوتے ہیں کہ وہ دمڑی کنوئیں میں پھینکتے ہیں تو رستہ میں ہی سے جھپٹ کر واپس لے آتے ہیں توپ کی آواز کیسی شدید ہوتی ہے- میں نے طوطے کو توپ چلاتے دیکھا ہے- چیتے اور شیر کو دیکھا ہے کہ وہ مالک کی آنکھ کے اشارے پر چلتے ہیں سرکس میں تم لوگوں نے دیکھا ہوگا کہ جانور کس طرح اپنے مالک کے حکم کے ماتحت چلتے ہیں- حالانکہ اس مالک نے نہ جان دی ہے نہ وہ کھانے پینے کی چیزیں پیدا کی ہیں- جب ایک معمولی سے احسان کی اس قدر اطاعت کی جاتی ہے تو کیا وجہ ہے کہ انسان اپنے مولیٰ کریم پر فدا نہو جس نے اسے حیات بخشی- رزق دیا- پھر قیام کا بندوبست کیا اس لئے فرمایا کہ منافقو! تم معمولی فائدہ کے اٹھانے کے لئے جہان کا لحاظ کرتے ہو مگر کیوں نہیں اس سچے مربی کے فرمانبردار ہوتے جو تمام انعاموں کا سرچشمہ ہے- کم عقلو! اسنے تمہیں پیدا کیا- پھر تمہارے باپ دادا کو بھی پیدا کیا پھر فرمانبرداری کرنے میں اللہ کا کچھ فائدہ نہیں بلکہ تم ہی دکھوں سے بچو گے اور سکھ پاؤ گے- دیکھو اس نے تم پر کیسے کیسے احسان کئے ہیں تمہارے لئے زمین بنائی جو کیسی اچھی آرامگاہ ہے- پھل پھول اور طرح طرح کی نباتات پیدا کرتی ہے جسے تم کھاتے ہو- پھر آسمان کو بنایا جیسے ایک خیمہ ہے وہ زمین کے ساتھ ساتھ چلتا ہے پھر بادلوں سے پانی آتا اس سے رنگارنگ کے پھل آگئے- یہ فضل ہوں اور پھر تم اسکا ند بناؤ بڑے افسوس کی بات ہے- ند بنانا کیا ہے- سنو! یہ کہ ایک دوست آگیا تھا اس کی خاطر تواضع میں نماز رہ گئی- بچوں کے کپڑوں بیوی کے زیوروں کی فکر تھی نماز میں شامل نہ ہو سکا- رات کو ایک دوست سے باتیں کرتے کرتے دیر ہو گئی اس لئے صبح کی نماز کا وقت نیند میں گذر گیا- غور کرو اس دوست یا اس شخص نے جس کے لئے تم نے خدا کے حکم کو ٹالا ایسے احسان تمہارے ساتھ کئے ہیں جیسے خداتعالیٰ نے تم سے کئے اسی طرح آجکل مجھے خط آ رہے ہیں کہ بارش ہو گئی ہے تخم ریزی کا وقت ہے اگر آپ اجازت دیں تو روزے پھر سرما میں رکھ لینگے یہ خداتعالیٰ کے احکام کا استخفاف ہے اس سے توبہ کرو- یہ اپنے دنیاوی کاموں کو خدا کا ند بنانا ہے جو کفران نعمت ہے اس کا سب سے بڑا انعام تم پر یہ ہے کہ قرآن ایسی کتاب دی- اگر تم کو یہ شک ہے کہ قرآن خدا کی کتاب نہیں ہے اور یہ بناوٹی ہے اور انسانی کلام ہے تو تم بھی کوئی ایسی کتاب لاؤ بلکہ اس کتاب کے ایک ٹکڑے جیسا ٹکڑا بنا کر دکھاؤ ہمیں بھی بعض لوگوں نے کہا کہ یہ قرآن کو توڑ موڑ کر اپنے مطلب کا ترجمہ کر لیتا ہے- میں کہتا ہوں جیسا تمہارا بنانے والا ہے ایسا کوئی سنانے والا لاؤ میں تمھیں کہتا ہوں جھوٹ نہ بولو کیا تم کوئی ایسا مترجم لا سکتے ہو جو کہے کہ قرآن میں لکھا ہے کہ جھوٹ بولا کرو- میں کہتا ہوں بدمعاملگی چھوڑ دو تو کیا کوئی ایسا مترجم آئیگا جو کہیگا کہ بدمعاملگی کیا کرو- میں کہتا ہوں تم ہاستباز ہو- لڑائی چھوڑ دو- آپس کا فساد چھوڑ دو- تو کیا کوئی ایسا مترجم آئیگا جو کہیگا لڑائی کیا کرو- فساد مچایا کرو-

غرض نہ تو قرآن جیسی کتاب بنا کر لاتے ہو اور نہ اس سے بہتر بنا سکتے ہو تو پھر ڈرو اور بچاؤ اپنے آپ کو اس آگ سے جس کا ایندھن یہ شریر لوگ اور جن کے بیٹھ کنے کا موجب یہ معبودان باطل ہیں- جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے اعمال صالحہ کئے وہ باغوں میں ہونگے جن کے نیچے ندیاں بہتی ہیں- ایمان تو جنات کے رنگ میں متمثل ہوگا اور اعمال صالحہ اس کی نہریں ہیں- جو پاک تعلیم کے نیچے آتا ہے وہ ترقی کرتا ہے اور پاک آرام میں آتا ہے- ہر آن میں اسے یقین آتا ہے کہ کیا عظیم الشان اور کیا پاک اس کا کلام ہے جس نے فسانہ عجائب لکھی ہے جہاں میں طب پڑھتا تھا وہ بھی پڑھتا تھا میں نے اسے کہا فسانہ عجائب مجھے پڑھادو اس نے کہا اچھا میں نے فسانہ عجائب آگے رکھ دیا اور اس نے سبق پڑھایا- اس میں ایک فقرہ یہ بھی آگیا کہ ادھر تو مولوی ظہور اللہ اور ملا مبین اور ادھر قبلہ و کعبہ فلانے مجتہد صاحب- میں نے کہا کیا آپ سنی ہیں؟

اس نے کہا کیونکر میں نے کہا اس ادھر ادھر سے معلوم ہو گیا حیران ہو کر کہنے لگا یہ نکتہ تم نے بتایا

اس نے مجھ سے حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب کی ملاقات کا ذکر کیا اور اس بات پر مجھے فخر ہے کہ شاہ صاحب کی باتیں مجھے ایک واسطے سے پہنچی ہیں فرمایا قرآن پڑھو- حق ظاہر ہوگا- عرض کیا عربی نہیں جانتا- فرمایا ہمارے بھائی رفیع الدین نے ترجمہ لفظی لکھدیا اگر کچھ شبہ ہو تو کسی مذہب کے عالم سے صرف اس لفظ کا ترجمہ پوچھ لو- پھر مذہب حقیقی کا پتہ لگجائیگا- میں تو وہ تک پہنچا بس وہ سبق تو فسانہ عجائب کے دوسرے صفحہ تک رہگیا- اور ہمیں قرآن شریف کی بڑی محبت ہو گئی- پھر میں نے دیکھا کہ قرآن شریف میں دو باتیں مخالف و متضاد ہرگز نہیں- یعنی یہ نہیں کہ ایک جگہ کچھ کہتا ہو دوسری جگہ کچھ ہو میرے دوستو قرآن مجید جیسی کوئی کتاب نہیں بلکہ اور کوئی کتاب ہی نہیں جس کی اتباع کرو

خداتعالیٰ تمہیں اپنی محبت بخشے- نیکیوں کی توفیق دے- قران مجید پر عمل کرو اور خاتمہ بالخیر

سکھ صاحبان اور تحقیق حق

چند دوستوں کی تحریک پر اڈیٹر نور کو پچھلے دنوں حیدرآباد سندھ جانیکا اتفاق ہوا قبل ازیں وہاں کے اہل ہنود سناتن اور آرین دھرم سے تعلق رکھتے تھے مگر آریہ دھرم کے خشک اور خالی از روحانیت دعاوی نے ان کی تسلی نہ کی اس لئے وہ آرین دھرم سے منہ پھیر کر شری گرو نانک دیوجی کی شرن میں آئے مگر وہاں کے لوگ جو تعلیم میں خاصی ترقی کر چکے ہیں اب وہ ایسے دھرم اور ملت کے جویاں ہیں جو روحانیت و شریعت کے پہلو میں افضل اور اکمل ہو- خاکسار اڈیٹر نور نے حیدرآباد سندھ میں اپنے لیکچروں کے ذریعہ سکھ صاحبان کی مسلمہ کتب کے حوالجات اور حضرت باوا نانک علیہ الرحمۃ کے اقوال سے اس امر کو پایہ ثبوت تک پہنچادیا کہ حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ ولی اللہ اور راسخ الاعتقاد مومن تھے- پہلے تو وہاں کے نانک پنتھیوں کو کچھ برا معلوم ہوا مگر جب شہادت کے لئے حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے شلوک اور اقوال پیش کئے گئے تو ان لوگوں نے غور کرنا شروع کیا اب سندھ جرنل میں یہ خبر پڑھ کر ہمیں بہت خوشی حاصل ہوئی کہ وہاں کے چند معزز نانک پنتھی پنجاب میں اس لئے آنیوالے ہیں کہ وہ ڈیرہ بابا نانک میں چولہ بابا نانک صاحب اور گورو ہر سہائے واقعہ فیروزپور میں حمائل شریف (جس کی حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ ہر روز تلاوت فرمایا کرتے تھے) اپنی آنکھوں سے ملاحظہ فرمائیں- سو یہ ایک نہایت مبارک

غیر ممالک میں تبلیغ اسلام

"اللہ تعالےٰ کا فضل ہے کہ خواجہ صاحب کے بعد چوہدری فتح محمد صاحب بھی انصار اللہ کی طرف سے ولایت بھیجے گئے ہیں اور ان کے بعد سید ولی اللہ شاہ صاحب اور شیخ عبدالرحمن صاحب مولوی فاضل مصر گئے ہیں۔ ان تینوں صاحبان کی طرف جو خط آئے ہیں۔ ان کا اقتباس ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ احباب خاص طور سے دُعا کریں کہ ولایتی وفد اور مصری وفد کو اللہ تعالےٰ اپنے مقاصد میں کامیاب کرے مصری قافلہ کا خط ابھی عدن سے آیا ہے راستہ کے طوفان کی وجہ سے ہمارے دوستوں کو بہت تکلیف ہوئی۔ اللہ تعالےٰ ان کا حافظ و ناصر ہو چوہدری صاحب کے خط کا اقتباس حسب ذیل ہے +

بسم اللہ الرحمن الرحیم + نحمدہ ونصلے علی رسولہ الکریم

مکرم ومعظم بھائی صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

میں خیریت سے ہوں۔ اور آپ کے لئے دُعا کرتا ہوں۔ ابھی تک حالت میری قابل اطمینان ہے کہ گویا ابھی تک سفر میں ہی ہوں۔ ہم عنقریب ووکنگ جانیوالے ہیں۔ ممکن ہے اللہ تعالےٰ اسجگہ کو انگلستان میں اسلام کا مرکز بنا دے۔ اور مسجد کی آبادی ہوجائے۔ پانچ وقت اذان اور اطمینان سے نماز پڑھینگے + خواجہ صاحب اچھی صحت میں ہے اور میرے آنے پر بہت خوش ہیں۔ میری آنکھوں کی حالت ایسی ہے کہ قریبًا ۸ گھنٹہ تک ہر روز کام کرتا ہوں۔ اور تکلیف نہیں ہوتی +

بسم اللہ الرحمن الرحیم + نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

برادرم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

ہم لوگ خیریت سے پہنچ گئے ہیں۔ آپ کو حضرت صاحب کے خط سے معلوم ہوگیا ہوگا۔ یہاں کام کا موقع ہے۔ لیکن صبر اور استقلال کی ضرورت ہے اور انسان لنڈن میں بہت آرام سے اور شریفانہ طور پر رہنا چاہے تو ایک سو روپیہ کافی ہوتا ہے۔ اور یہ اندازہ کچھ تنگی سے نہیں بلکہ کھلے دل سے کیا گیا ہے۔ یہ بڑے متکبر ہیں اب انکی یہاں تک حالت ہے کہ دوسرے ملکوں کی ایجاد کردہ مشینوں سے کام لینا بھی اپنی ہتک سمجھتے ہیں۔ اور خاصکر ہندوستان کے لوگوں کو بڑی حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ لوکان خیرا ما سبقونا الیہ۔ اپنے لیڈروں کے بڑے معتقد ہیں۔ اگر آپ ان سے بات کریں اور انکے دل پر اثر بھی کرے تو پھر نہیں مانیں گے اور کہدیں گے

Our great men do not think so.

خواجہ صاحب اور منشی صاحب بھی خیریت سے ہیں۔ اور خواجہ صاحب کے تعلق سے اور تعلیم سے جو

مسٹر ابراھام

مسلمان ہوئی ہے۔ وہ امریکہ میں اتنی دیر تک رہ چکی ہے کہ انکی عادات اور خصلتیں امریکہ کے لوگوں کی طرز پر ہیں۔ اور وہ ایک مسلمان کی بیوی ہے۔ اور مدت سے اسکے ساتھ رہتی تھی لیکن مسلمان نہیں ہوئی تھی۔ اب مسلمان ہوگئی ہے۔ بہت عورتیں انگریز اسے ملنے آتے ہیں۔ ان سے بحث کرتی ہے۔ اسکو بھی میں بہت بڑی کامیابی سمجھتا ہوں۔ مسٹر ابراہیم بڑا مغرور آدمی ہے اور

اسسٹنٹ سکرٹری آل انڈیا مسلم لیگ

ہے۔ اور خواجہ صاحب کا اس وجہ سے بڑا شکر گذار ہے۔ خاصکر اپنے علم اور واقفیت سے بڑی مدد کرتا ہے۔ اور اس شخص نے یہ بھی بیان کیا کہ امریکہ کے لوگوں کی عادات ان کے بالکل مخالف پڑی ہیں اور ہر ایک چیز کو غور سے دیکھتے اور سیکھنے کے لئے تیار ہیں۔ ہم لوگوں کو ووکنگ رہنے کے لئے مکان ملگیا ہے۔ اس لئے کرایہ وغیرہ کچھ نہیں دینا پڑے گا۔ ہاں امریکہ اگر کوئی جائے تو زیادہ کامیابی کی امید ہوسکتی ہے +

مصری قافلہ کے

سید ولی اللہ شاہ لکھتے ہیں

"اللہ تعالیٰ میرے نجات دہندہ مولیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ میں اپنی دردبھری داستان سنانے کیلئے زندہ بچ گیا ہوں۔ بمبئی سے روانہ ہونے کے بعد ہم پر ایک خوفناک طوفان کا سامنا ہوا۔ رات کی تاریکی۔ بادلوں کی گرج۔ سمندر کی لہروں کا تموج اور باد مخالف کے جھونکے سب مل ملا کر ایک نہایت مہیب منظر پیش کر رہے تھے۔ ایسے پُر خطر وقت میں ہماری جائے پناہ جہاز کا کھلا صحن تھا جو متواتر راست وچپ جنبش کرتا اور زلزلہ کی سی حالت میں معلوم ہوتا تھا۔ ہماری تو یہ حالت تھی۔ لیکن حضرت سمندر کو ہم سے ملاقی ہونے کا شوق ہوا۔ اور آپ نے جھٹ لمبے لمبے قدم اٹھا کر تختہ جہاز کا رُخ کیا۔ اور سیدھے ہمارے پاس تشریف لے آئے ہم آپ کے جمال کی تاب نہ لاسکے۔ اس لئے ہم کو درجہ اول کے کمروں کے سامنے جو فرش تھا۔ اسپر پہنچا دیا گیا۔ وہاں تمام نشستگاہیں پہلے سے ہی رُکی ہوئی تھیں۔ ہمارے لئے لیٹنے کی گنجایش ہی نہ تھی۔ اور طرفہ یہ کہ میری حالت متغیر ہو رہی تھی مجھے بارہ دفعہ سبزی مائل زرد رنگ کی کھٹی کھٹی قئے ہوئیں۔ اور میں بیہوش ہو کر گر پڑا۔ میرا جسم سرد اور بے حس وحرکت تھا۔ خیر جسم تو سرد تھا ہی۔ دل اس سے بھی زیادہ سرد ہو رہا تھا۔ جب مجھے ہوش آئی تو میں دیکھتا ہوں کہ میں تن تنہا ہوں۔ شیخصاحب کا کوئی پتہ نہیں۔ میں نے سمجھا۔ نہیں اب ہماری خیر نہیں۔ اس لئے میں نے آنکھیں بند کرلیں۔ اور نتائج کا منتظر ہوا میرے قریب ایک شیطان سیرت اعرابی بیٹھا ہوا تھا۔ اُس نے بڑی سختی سے مجھے دھمکایا۔ میں ہکا بکا سا ہو کر اُٹھا۔ لیکن اُٹھنے کے ساتھ ہی پھر گر پڑا۔ میں نے دوبارہ اُٹھنے کی کوشش کی۔ لیکن پھر زمین پر آرہا۔ آخر میں فرش کے ساتھ ساتھ رینگ کر چلنے لگا اور دیکھتا کیا ہوں کہ شیخصاحب تختہ جہاز کے دوسری طرف لمبی تانے پڑے ہیں۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا آپ کی بے جان لاش وہاں پڑی ہے۔ دو دن تک یہی کیفیت رہی اور مجھے کھانے کو کچھ نہ ملا۔ اب تیسرے دن ہمیں چھتری پر چلے جانے کا حکم ہوا۔ میرے لئے شیخصاحب نے جہاز کے بہرہ کو دو روپے دیئے۔ وہ ہمیں تین چار نارنگیاں دو دن تک لا کر دیتا رہا۔ اس طرح آخر دو دن کچھ کھانے کو ملا۔ آخر چھ دن گذرنے کے بعد آسمانی امداد آئی۔ اور طوفان کم ہوگیا۔ اب ہم کو اپنی اصلی جگہ پر نیچے جانے کے لئے کہا گیا۔ بھلا چل کون سکتا تھا اور مجھ میں قدم اُٹھانے کی طاقت کہاں تھی۔ دو آدمیوں کی مدد سے میں نیچے لایا گیا۔ اور بیہوش پڑا رہا یہاں ایک شریف آدمی نے میری حالت پر رحم کھایا۔ اور مجھے گرم چائے روٹی کا ایک ٹکڑا۔ اور شوربا دیا۔ شیخصاحب نے ان کا بہت بہت شکریہ ادا کیا۔ یہ صاحب پشاور کے باشندہ اور ان کا نام نامی محمد عالم ہے۔ جزاہ اللہ فی الدارین خیرا۔

اس خط کے لکھتے وقت میرا دل خداوند تعالےٰ کے احسانات اور حمد سے بھرا ہوا ہے۔ مجھ پر اللہ تعالیٰ کا فضل اور خاص فضل ہے کہ میں اپنے اللہ پر ایمان رکھتا ہوں۔ اور یہ ایمان مجھے قادیان میں رہنے اور قادیان میں نازل ہونے والے پیارے امام کی صحبت سے میسر ہوا۔ میں اپنے قلب میں اللہ تعالےٰ پر ایمان رکھنے کے ساتھ اپنے آقا حضرت مسیح موعود۔ حضرت خلیفۃ المسیح۔ اور آپ کی (حضرت میاں کی) محبت کا احساس پاتا ہوں +